બાંટવા میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ
میمن سماج
اردو ۔ گجراتی

મેમણ
સમાજ
ગુજરાતી - ઉર્દૂ માસિક

MEMON SAMAJ
Urdu Gujrati Monthly

January 2020, Jumada-al-Awal 1441 Hijri

بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

جنوری 2020ء جمادی الاول ۱۴۴۱ھ

عوام الناس، میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں

خدمت کا پیکر

بہ موقع 8 ویں برسی

حیات

خدمات

کارنامے

ٹائٹل کی عکسی تصویر

حاجی عبدالعزیز رحمت اللہ کایا مرحوم

تاریخ بانٹوا کے مصنف — سماجی اور فلاحی شعبوں کی ہمہ جہت شخصیت

پیدائش: 13 اگست 1935ء (بانٹوا) — وفات: 26 جنوری 2012ء (کراچی)

Scanned by CamScanner

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

Scanned by CamScanner

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

کراچی

اردو ۔ گجراتی

جمادی الاول ۱۴۴۱ھ

جنوری 2020ء

32768214
32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

شمارہ: 01

جلد: 65

زیرِ نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد رابعہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

Scanned by CamScanner

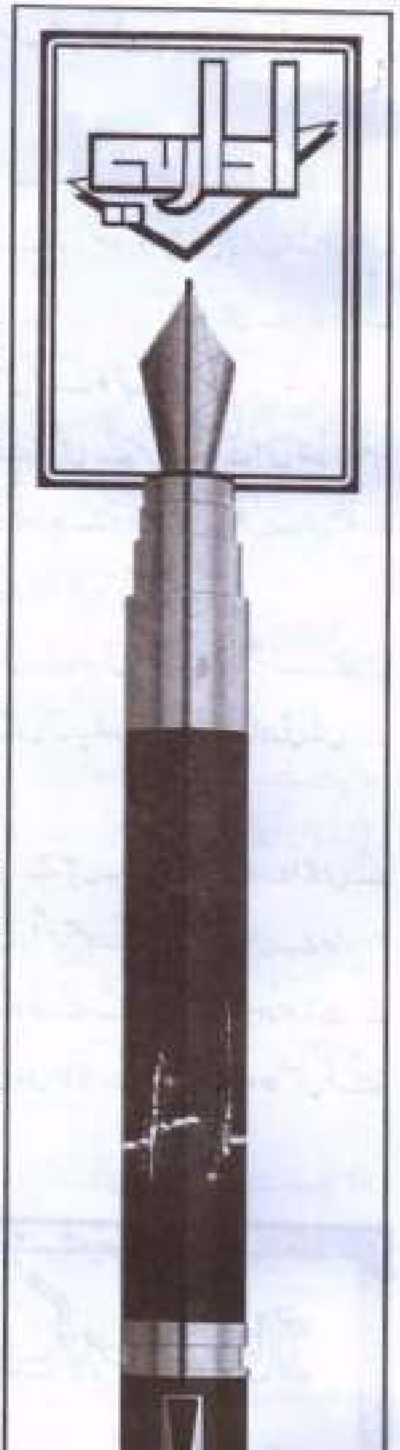

معاشرے میں غلط رسم و رواج کا دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے

رسم و رواج اور تہذیب و ثقافت کسی بھی ملک و قوم کی پہچان ہوتے ہیں۔ ہمارے رسم و رواج بھی ہماری پہچان ہیں لیکن آج کل یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ ہم اپنی تہذیب و ثقافت کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنے مذہبی فرائض اور سنہرے اصولوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے غلط روش کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اسلام مساوات کا مذہب ہے اس میں ہر انسان برابر ہے۔ اسلام میں غریبوں کا خیال کرنے کی بارہا ہدایت کی گئی ہے۔ صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ۔ یہ وہ لازمی رکن ہیں جن کے بغیر عبادات بھی قبول نہیں ہوتیں۔ دولت مندوں کو اسلام نے اس بات کا پابند بنایا ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی سپورٹ کریں، ان کے دکھ درد دور کریں۔ اگر وہ بھوکے ہوں تو ان کو کھانا کھلائیں۔ اگر لباس سے محروم ہوں تو لباس فراہم کریں لیکن موجودہ حالات میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہم اپنے برابر میں رہنے والے کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ بھوکا ہے یا پیٹ بھرا؟ ہمیں کسی کی کوئی فکر ہے نہ پرواہ۔ ہم کو صرف اپنے آپ سے، اپنی ذات سے غرض ہے۔

ہم خوب دولت خرچ کرتے ہیں، عیش کرتے ہیں۔ بالخصوص شادی بیاہ یا خوشی کے مواقع پر تو ڈھیروں دولت خرچ کرکے اپنی شان کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ غریب اور محروم لوگ احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر دعوتیں، مایوں، مہندی وغیرہ کی بے ہودہ غلط رسوم و رواج میں خوب دعوتیں اڑائی جاتی ہیں۔ سجاوٹ کی جاتی ہے اور اپنی شان کا اس طرح اظہار کیا جاتا ہے کہ اس رقم سے کئی غریب لڑکیوں کی شادیاں ہو جائیں۔ اس میں آخر برائی کیا ہے؟ اگر ہم صرف ایک لڑکی کی شادی پر چار یا پانچ لاکھ روپے خرچ کرتے ہیں تو کیا ان چار لاکھ روپوں سے چار یا پانچ شادیاں سادگی سے نہیں ہو سکتیں؟ لیکن بھلا دولت مند یہ کیوں چاہے گا کہ اس کی دولت سے دوسری لڑکیوں اپنے گھر بار کی ہو جائیں۔ اسے تو صرف اپنی بیٹی سے غرض ہے۔ یہی وہ انداز فکر ہے جسے بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔

ہمیں اجتماعی بہبود کی خاطر اجتماعی سوچ پیدا کرنی ہے۔ برادری کی تمام لڑکیوں کو ایک نظر سے دیکھنا ہے۔ بیٹی دولت مند کی ہو یا غریب کی، وہ برادری کی بیٹی ہے اور اس کی شادی بیاہ کرنا برادری کی ذمے داری ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس کے تحت ہم شادی بیاہ میں سادگی اختیار کریں، نمائش اور دکھاوے سے پرہیز کریں اور برادری کی سربلندی کے لئے کوشاں

Scanned by CamScanner

رہیں۔اس کے بعد ہم بھی ترقی کر سکتے ہیں۔ہم بھی آگے بڑھ سکتے ہیں اور دیگر ترقی یافتہ برادریوں کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔رقم مانگ کر یا قرض لے کر شادی پر اخراجات کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

جماعت برادری کے ضرورت مند اور غریب فیملیوں کو شادی بیاہ کے لئے خاطر خواہ مالی اعانت کرتی ہے۔ملک کے ناگفتہ کاروباری حالات میں سادگی بے حد ضروری ہے دکھاوا بے حد نقصان دہ ہے۔اپنی برادری میں سرایت کر جانے والے غلط رسم و رواج دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔ان غلط رسومات کے خاتمے کے لئے خواتین کو متحد ہو کر کوشش کرنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ برادری کی خواتین نے معاشرے میں سرایت ہونے والے فرسودہ اور غلط رسومات کو ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو کر ان رسومات سے چھٹکارا حاصل کرنے کا تہیہ کرنا ہوگا۔

چونکہ ایسے فضول اور غیر اسلامی رواج کو عام کرنے میں برادری کی خواتین کا اہم کردار رہا ہے۔اس لئے مرد حضرات اس غلط رسوم و رواج کے خاتمے میں موثر کردار ادا نہیں کر سکتے۔اس لئے اپنی برادری کی خواتین کو آگے آنا پڑے گا۔اگر دیکھا جائے تو برادری کے غریب اور متوسط طبقے کو ذہنی اذیت میں مبتلا کر دیا گیا ہے یہ سراسر کہاں کا انصاف ہے کہ لڑکیوں کے والدین پر یک طرفہ مالی بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔

اگر بانٹوا میمن برادری کی خواتین یا ان کی فیملی کے سربراہ یہ فیصلہ کر لیں نہ پگڑی لو نہ پگڑی دو اس کے بعد ہی ہم اپنے معاشرے سے اس غلط ناسور کو ختم کر سکیں گے۔اپنی برادری کا ہر فرد مذکورہ غلط رسومات کا قلع قمع کرنے کا تہیہ کر لے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ غلط رسم و رواج برادری میں سے ختم نہ ہو جائیں۔ضرورت عزم کے ساتھ ان رسومات کو ختم کرنے کا تہیہ کرنے کی ہے۔

پوری میمن برادری کے لوگوں کا ایک بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ ہم سب ان غلط رسم و رواج کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ان غلط رسوم اور رواجوں کے خلاف چرچا کرتے ہیں یہ ختم ہونی چاہئیں یہ بھی ہم سب مانتے ہیں لیکن عمل کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔اگر ہم نے نام و نمود کی ان بے جا رسوم اور فضول خرچیوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا تو ہم پستی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ان غلط رسم و رواج کے خاتمے کے لئے ہمیں ان رسومات کے خلاف جدوجہد کا آغاز کرنا ہوگا۔اسی میں اپنی برادری کی فلاح اور بقا ہے۔اس کے بعد ہی ہم شادی بیاہ کی مالی مشکلات سے چھٹکارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

پانی بچاؤ، درخت لگاؤ، ملک کو سرسبز بناؤ

پاکستان سمیت پانی کا مسئلہ اس وقت دنیا بھر میں شدت اختیار کر چکا ہے۔بارش ہمارے پاس قدرت کا انمول عطیہ ہے اور اس کا پانی بچا کر ہم اس کی کمی پر با آسانی قابو پا سکتے ہیں۔پانی کو احتیاط کے ساتھ استعمال بے حد ضروری ہے۔حب الوطنی کا تقاضہ ہے۔

Scanned by CamScanner

اُن کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ جو شخص علم کی تلاش میں نکلا، وہ اپنی واپسی تک گویا اللہ کی راہ پر چلتا رہا۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ جو شخص جہنم کے سائے سے بچنا اور اللہ کے سائے میں آنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ سختی کے بجائے رحم کرے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

☆ تنگدستی جسے لوگ معیوب سمجھیں اس مالداری سے اچھی ہے جس سے انسان گناہوں اور خرابی میں مبتلا ہو کر ذلیل و رسوا ہو۔ (حضرت علیؓ)

☆ نیک بات کو فوراً دوسروں تک پہنچا دو۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ ملک ایک کھیتی ہے اور عدل اس کا پاسبان۔ پاسبان نہ ہو تو کھیتی اجڑ جاتی ہے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

☆ ایسا دوست جو آڑے وقت میں کام نہ آئے، اس سے بچنا چاہیے وہ تمہارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ (امام غزالیؒ)

☆ کسی غلطی کا کھلے دل سے اعتراف کر لینا، اسے نہ کرنے کے برابر ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ ذہنی صلاحیتیں آرام سے نہیں، استعمال سے ابھرتی ہیں۔ (افلاطون)

☆ جب میں نے اپنے دکھ کو صبر کے کھیت میں بویا تو مجھے خوشی کا پھل ملا۔ (خلیل جبران)

☆ نہایت خوشحالی اور نہایت بدحالی برائی کی طرف لے جاتی ہے۔ (بوعلی سینا)

☆ ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی مالداری ہے (بطلیموس)

☆ کثرت کلام سے عقل ضائع ہو جاتی ہے۔ (حکیم جالینوس)

☆ نادان لوگ دولت کے لیے دل کا چین گنوا دیتے ہیں اور دانا لوگ دل کا چین حاصل کرنے کے لیے اچھے کاموں میں دولت لٹا دیتے ہیں۔ (بابا گرونانک)

☆ زندگی میں حرکت پیدا کرنے والی قوت کا نام خود پر اعتماد (خود اعتمادی) ہے۔ (ٹالسٹائی)

☆ عظیم لوگ راتوں رات عظیم نہیں بن گئے۔ راتوں کی تاریکی میں جب دوسرے آرام سے سوتے تھے تو ان لوگوں نے اپنی نیند اور آرام کی پروا کیے بغیر سخت محنت کی۔ (شیکسپیئر)

☆ صاف گوئی سے نقصان بہت تھوڑا ہوتا ہے، مگر فائدہ بہت زیادہ۔ (لارڈ میکالے)

☆ ایک ایسی غلطی جو آدمی میں عاجزی پیدا کر دے اس کارنامے سے بہتر ہے جو غرور پیدا کر دے۔ (تھامسن)

☆ نصیحت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اسے سنو اور سن کر آگے بڑھا دو۔ (آسکر وائلڈ)

☆ ہر شخص سچا دوست ڈھونڈتا ہے مگر خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ (ایڈولف ہٹلر)

Scanned by CamScanner

حمدِ باری تعالیٰ

حیرت الہ آبادی

جس نے بھی کیا سجدا اے مالک حقیقی
دیکھے گا ترا جلوا اے مالک حقیقی

تو قادر مطلق ہے یکتائے دو عالم ہے
قائل ہے تری دنیا اے مالک حقیقی

قدسی سر گردوں سب مصروف عبادت ہیں
شیطاں ہے تن تنہا اے مالک حقیقی

دن رات گناہوں پر توبہ کا دیا حق بھی
کیا کم ہے کرم تیرا اے مالک حقیقی

پہونچا دیا بندے کو اس جا تری قدرت نے
پہونچا نہ کوئی جس جا اے مالک حقیقی

ہر چیز ہوئی پیدا قدرت سے اسی لمحے
جب تونے کہا ہو جا اے مالک حقیقی

محشر میں پئے بخشش آپہنچا ندامت سے
حیرت یہ ترا بندا اے مالک حقیقی

Scanned by CamScanner

نعت رسول مقبول ﷺ

عزیز الدین خاکی القادری

کیا بتاؤں در سرکار سے کیا ملتا ہے
جتنا ملتا ہے وہاں بیش بہا ملتا ہے

طالب خلد بریں ہو تو مدینے چلیے
شہر طیبہ ہی میں جنت کا مزا ملتا ہے

حوصلہ چاہیے دیکھیں تو طلب کتنی ہے
در اقدس سے اللہ بھی اللہ ہی ملتا ہے

طور سے آگے کسی کے بھی قدم بڑھ نہ سکے
عرش تک آپ ﷺ کا نقش کف پا ملتا ہے

آکے دیکھے تو ذرا گنبد خضرا کی قسم
ان کے دربار سے انعام سدا ملتا ہے

خون کے آنسو رلا دیتا ہے بطحا کا فراق
کوئی زائر مرے سینے سے جو آملتا ہے

میں اسی در کا بھکاری ہوں جہاں پہ خاکی
ہاتھ پھیلائے ہر اک شاہ و گدا ملتا ہے

Scanned by CamScanner

ہم سب کی دلی دعا ہے

یا اللہ رب العالمین

ہمیں اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں

ایسے مخلص افراد عطا فرما جو وقت کے تقاضوں پر پورا اترنے کی صلاحیت کے حامل ہوں

جو زیرک، دانا، پاک صفت، مضبوط ارادوں اور محنتی ہاتھوں کے مالک ہوں

جو عہدوں کی طمع اور لالچ سے پاک ہوں جو نفس اور ہوس کے غلام نہ ہوں

جو صائب الرائے اور عزم وہمت کا پیکر، عزت نفس کے حامل اور جھوٹ سے حد درجہ نفرت کرنے والے ہوں

جو ہر سماجی برائی کے خلاف خاتمے کی جدوجہد کا شوق اور حوصلہ رکھتے ہوں

جو اپنے حقوق کے ساتھ فرائض کو بخوبی نبھانا جانتے ہوں

جو بدلہ لینے کی بجائے معاف کرنے کی صفت کے حامل ہوں

لوگوں سے نرم لہجہ میں گفتگو اور اپنے ماتحتوں سے عزت واحترام سے پیش آنے کا جذبہ رکھنے والے ہوں

جو دلوں میں تفرقہ ڈالنے کی بجائے ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے ہوں

جو امانت دار اور صداقت کے پیکر ہوں

(آمین یارب العالمین بجاہ نبی الامین ﷺ)

دعاؤں کے طالب

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

Scanned by CamScanner

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

تعلیم و تربیت اور کردار سازی

تحریر : پروفیسر محمد نعیم

انسانی شخصیت کی بہتر اور متوازن نشو ونما کے لیے تعلیم و تربیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ تعلیم سیدھا راستہ دکھاتی ہے، جب کہ تربیت اس راستے پر چلنے کی ہمت پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظام تعلیم میں استاد پر طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ان کی تربیت کی ذمے داری بھی عائد کی گئی ہے۔ تعلیم اور تربیت آپس میں لازم وملزوم ہونے کے ساتھ ساتھ دو مسلسل عوامل ہیں، اس لیے جہاں استاد اپنے طلبہ کی تعلیم و تربیت کے ذمے دار ہیں، وہاں وہ اپنی ذاتی تعلیم و تربیت سے بھی غافل نہیں رہ سکتا۔

اصل مقصد : اسلام میں تعلیم و تربیت کا اصل مقصد ایسے صالح انسان کی تشکیل ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور شریعت کی ہدایات کے مطابق تمدن کو فروغ دیتا ہو۔ ایمان کی پختگی اور عمل صالح کا دوام اسے حاصل ہو اور وہ انسانیت کی حقیقی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار ہو۔ رضائے الٰہی کا حصول اس کا نصب العین ہو اور وہ دنیا و آخرت میں بھلائی کے حصول کے لیے صراط مستقیم پر گامزن ہو۔ وہ برے اخلاق سے بچ کر اچھے اخلاق سے آراستہ ہو۔ اس کی زندگی میں گناہوں سے بچنے، حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق النفس کی ادائیگی، معاملات میں صداقت و دیانت، معاشرت میں سادگی و پاکیزگی اور مزاج میں نرمی و خوش خلقی کا اہتمام ہو۔ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی فکر اسے دامن گیر ہو اور اس مقصد کے لیے اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر ان کا درست استعمال کرتا ہو۔ غرض یہ کہ وہ اپنے انفرادی اور اجتماعی فرائض کا نہ صرف پختہ شعور رکھتا ہو، بلکہ پوری ذمے داری کے ساتھ ان کی ادائیگی کے لیے کوشاں ہو۔

بنیادی نصاب : تعلیم و تربیت کا بنیادی نصاب قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ ہے، جب کہ ذرائع تربیت میں دینی تعلیم، تلاوت قرآن مجید، اتباع رسول ﷺ، عبادات، ذکر و فکر، محاسبہ نفس، اچھی صحبت اور مربی کا کردار شامل ہیں، لہٰذا ایک مسلمان معلم مذکورہ بالا نصاب و ذرائع تربیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اپنے طلبہ کی تربیت کر سکتا ہے۔ سب سے پہلے استاد کو شعوری طور پر طلبہ کی تربیت کے لیے تیار کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں اسے حکمت کے ساتھ ایک

Scanned by CamScanner

ایسا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا کہ وہ طلبہ کی ایک مخصوص مدت کے اندر کس طرح اور کس ترتیب سے تربیت کرے گا۔ نیز تربیت کے دوران پیش آنے والے مسائل ومشکلات کا ادراک بھی معلم کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

ذاتی قول وعمل : طلبہ کی تربیت میں سب سے اہم کردار استاد کے ذاتی قول وعمل اور کردار کا ہے، لہٰذا استاد کو تزکیۂ نفس کرکے اپنی عملی زندگی کو رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ اسے اپنے قول وفعل میں تضاد کو ختم کرنا ہوگا۔ اسے اپنے رویوں کا جائزہ لینا ہوگا کہ اس کا رویہ اسلامی تعلیمات کے خلاف تو نہیں؟ طلبہ کو وقت کی پابندی کا درس دینے کے لیے اسے پہلے خود وقت کا پابند بننا ہوگا۔ انہیں رزق حلال کمانے اور کھانے کی نصیحت کرنے سے پہلے خود کو رزق حلال کمانے اور کھانے والا بنانا ہوگا۔ اسی طرح حب الٰہی اور حب رسول ﷺ، خشیت الٰہی، خود احتسابی، خوش خلقی، دیانت داری، صداقت، عدالت اور شجاعت جیسی صفات سے مزین ہونا ہوگا۔ ظاہر کے ساتھ اپنے باطن کو بھی پاکیزہ بنانا ہوگا۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ استاد کی اچھی شخصیت طلبہ کی تربیت کا مؤثر حامل ہے۔

موجودہ چیلنج : عصر حاضر میں امت مسلمہ کو جو فکری اور عملی چیلنجز درپیش ہیں، ان کا صحیح ادراک کرنا بھی استاد کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ طلبہ کو جو اس امت کا ایک حصہ ہیں، درست راہ نمائی فراہم کرسکے۔ اس سلسلے میں استاد کو نہ صرف قرآن وحدیث اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنا ہوگا، بلکہ اپنے دور میں موجود صاحبان علم وعمل اور سینئر اساتذہ کرام سے بھی راہ نمائی حاصل کرنا ہوگی۔ مسلم معاشرے کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے طلبہ میں احساس ذمے داری پیدا کرنا ہوگا، تاکہ بطور مسلمان وہ اپنا مقام اور فریضہ جان کر دین کے صحیح فہم کے ساتھ معاشرے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ وہ صحیح اور غلط، مخلص اور منافق، دوست اور دشمن، مصلح اور مفسد کے درمیان آسانی سے تمیز کرسکیں۔ وہ اپنے ذاتی اور اجتماعی معاملات میں ایک عاقل انسان کی طرح غور کرکے فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جب دنیا کے بجائے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت سے سرشار ہوکر زندگی گزارنے والے ہوں۔ اچھائیوں کے فروغ اور برائیوں کی روک تھام کے لیے امر بالمعروف اور عن المنکر بھی ضروری ہے۔ استاد کو یہ فریضہ اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ جب بھی وہ طالب علم کے عمل میں کوئی کمی یا کوتاہی دیکھے تو حکمت کے ساتھ اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اس سے طلبہ برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں گے اور نیکی کے سامنے اگر اچھائی اور برائی کے دینوی واخروی نتائج رکھے جائیں تو اس سے ان میں نیکی کا جذبہ اور برائی سے بچنے کی فکر پیدا ہوگی، لہٰذا استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو یہ حقیقت باور کرائے کہ نیکی کا حکم دیا ہی اس لیے گیا ہے کہ یہ انسان کی فلاح کے لیے ناگزیر ہے، جب کہ برائی سے روکا ہی اس لیے گیا ہے کہ یہ انسان کو دنیا اور آخرت میں نقصان سے دوچار کرتی ہے۔ نیک اعمال کرنے سے انسان اپنی دنیاوی زندگی میں اطمینان قلب اور برکت حاصل کرتا ہے، جب کہ آخرت میں جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اسے مل جاتی ہیں۔ دوسری طرف برائی کا دنیاوی نتیجہ بے اطمینانی وبے برکتی اور جب کہ اخروی نتیجہ عذاب الٰہی ہے۔ معلم قرآن وحدیث میں بیان کردہ مختلف اعمال کی جزا وسزا کو طلبہ کے سامنے اس طرح بیان کرے کہ ان میں نیک اعمال کرنے اور برے اعمال سے بچنے کی فکر پیدا ہو اور وہ خوف اور امید کے درمیان رہتے ہوئے محتاط زندگی گزاریں۔ (بشکریہ: روزنامہ جنگ کراچی۔ مطبوعہ جمعہ 24 جون 2011ء)

Scanned by CamScanner

"تاریخ بانٹوا" کا ایک روشن پہلو

اپنی بانٹوا میمن برادری سخی اور فیاض ہونے کے ساتھ سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے

تحریر: جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی
صدر بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب عبدالعزیز کایا کی تاریخ ساز کتاب تاریخ بانٹوا کے لئے لکھے گئے (صفحہ 13 تا 14) مطبوعہ "دیباچہ" اس وقت 2010ء کے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے صدر جناب محترم محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی کی تحریر ماہنامہ میمن سماج کے قارئین کے معلومات کے اضافے اور مطالعہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی
صدر

بانٹوا میمنوں کی یہ تاریخ شائع کرنے کے تین مقاصد ہیں: پہلا یہ کہ ان بزرگوں کے دلوں میں دبی آگ کو جو بانٹوا میں پیدا ہوئے، کریدا جائے اور گزرے برسوں کی یادوں کو پھر سے تازہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ دوسری اور تیسری نسل کے افراد کو ان کے آباؤ اجداد کی سرزمین کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے اور تیسرا مقصد اس کتاب کی اشاعت کا یہ ہے کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ان کے اسلاف کی سرزمین اور علاقے کی تاریخ کو محفوظ کیا جائے۔

بانٹوا ہندوستان کے صوبے گجراتی کے علاقے کاٹھیاواڑ میں واقع ہے۔ بانٹوا کے میمنوں نے تجارت کے میدان میں اپنی انتھک محنت سے متحدہ برصغیر میں ایک ممتاز مقام حاصل کرلیا تھا۔ وہ سخی اور فیاض تھے، سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ان کے دل اسلام کی محبت سے لبریز تھے۔ الحمدللہ یہ جذبے پاکستان کی بانٹوا برادری میں اب تک زندہ و تابندہ ہیں۔

قیام پاکستان میں بانٹوا میمنوں کا خون بھی شامل ہے۔ انہوں نے اپنے روزافزوں ترقی کرتے ہوئے کاروبار اور اپنی مادی خوشحالی کو خیرباد کہہ کر نئے وطن عزیز کی طرف ہجرت کی جہاں انہیں نت نئے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وسائل کی عدم موجودگی کے باوجود ایک نئے ماحول میں نئے سرے سے قدم جما کر تجارتی سرگرمیاں شروع کرنا تاکہ اپنے نوزائیدہ وطن کی معیشت کو مستحکم کیا جاسکے کوئی آسان کام نہیں تھا۔ مگر اللہ عزوجل نے انہیں کام کی مخلصانہ لگن جیسی امتیازی خصوصیت سے نوازا ہے جسے بروئے کار لاکر بانٹوا میمنوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قلیل عرصے میں اپنے لئے ایک مقام پیدا کرلیا اور جلد ہی معاشرے میں عزت و تکریم حاصل کرلی۔ بحمد اللہ آج وہ ملک کے تجارتی اور صنعتی حلقوں میں

Scanned by CamScanner

ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے ہماری رہنمائی فرمائی اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا مزید فضل وکرم نازل فرمائے اور ہمیں صراط مستقیم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بانٹوا کے میمنوں کی یہ تاریخ ہرگز مرتب نہ ہوسکتی۔ اگر حاجی عبدالعزیز رحمت اللہ کاپا اسے سپرد قلم کرنے کے عظیم کام کا بیڑہ نہ اٹھاتے۔ اس تاریخ کو ہر ممکنہ حد تک مستند اور اصل حقائق کی آئینہ دار بنانے کی خاطر مصنف نے مختلف برادریوں کے لوگوں، بزرگوں اور متعلقہ افراد سے رابطہ کیا۔ ان سے حاصل ہونے والی معلومات کی بڑی باریک بینی کے ساتھ جانچ پڑتال کی اور تحقیقی تصنیف کی جلد از جلد تکمیل کی خاطر دن رات ایک کردیے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان اپنے احساسات کو پوری طرح لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا اس کے باوجود ہماری بانٹوا میمن جماعت نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ایک ایسی تاریخی کتاب پیش کی جائے جو بانٹوا کی سرزمین اور باشندوں کی حقیقی روح سے ممکنہ حد تک قریب ہو۔ اس تاریخی کتاب میں چند نایاب قدیم اور جدید بانٹوا کی یادگار تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں جن کے لیے ہم حاجی عبدالشکور دادا، حاجی قاسم موسیٰ لوائی اور عبدالرزاق تھاپلا والا کے شکر گزار ہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمدللہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آبادکاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری وساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد ریلوے (لیہ) مینشن کراچی

فون نمبر: 32768214 - 32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

Scanned by CamScanner

مسائل و مشکلات

لوگوں کی موجودہ دور میں شوخی و مسکراہٹ کہاں گئی؟

چٹکلوں، جوکس اور لطائف کے سہارے زندگی بھر تو خوش نہیں رہا جا سکتا۔ خوش رہنے میں یقیناً بہت سے دوسرے عوامل بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ جب لوگوں سے یہ سوال کیا جاتا ہے "اور سناؤ زندگی کیسی گزر رہی ہے؟" تو بیشتر کا مایوس کن جواب آتا ہے کہ "بس گزر رہی ہے بھیا!" کیا ان لوگوں کو مایوس رہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ یا پھر حالات نے ان کا مزاج اس قدر مایوس کن بنا دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خوشی تو ایک کیفیت کا نام ہے جسے دنیا بھر کی دولت سے بھی خریدا نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر واقعی ایسا ہے تو پھر ہمارے معاشرے میں مایوسی اور ناامیدی کے سائے کیوں بڑھتے جا رہے ہیں۔

ہر شخص خوش رہنے کی کوشش بھی کرتا ہے اور خواہش بھی رکھتا ہے۔ لیکن بے چینی اور پریشانی کی وجہ سے مستقبل کی طرف سے تشویش رہنے لگی ہے۔ ہم جب صبح گھر سے نکلتے ہیں تو ہمیں اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ شام کو زندہ سلامت گھر واپس پہنچ سکیں گے یا نہیں۔ حالات کو دیکھتے ہوئے ہر نوجوان بیرون ملک جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جب ایسے حالات ہوں گے تو لوگ کس طرح خوش رہیں گے۔ تنخواہ اور اخراجات میں زمین و آسمان کا فرق ضرور ہے۔ لیکن اگر گلے شکوے کرنے کے بجائے حکمرانوں سے عوام تک ہر شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرے تو پھر مایوسی ختم ہو جائے گی اور ہر شخص مطمئن رہے گا۔

لیکن ہمارے معاشرے میں عام طور پر دولت ہی کو "خوشیوں کی کنجی" سمجھا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ تصور بھی لوگوں کی بڑھتی خواہشات کی عکاسی کرتا ہو لیکن انسان خوش اس وقت رہتا ہے جب اسکے بچوں کو اچھی تعلیم، پہننے کو عمدہ لباس، رہنے کو مناسب جگہ اور دو وقت کا کھانا نصیب ہو اور یہ سب پاکستان میں دولت کی ریل پیل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ کہنا آسان ہے کہ خوشیوں کا دولت سے کوئی تعلق نہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ انسان کو خوش رہنے کے لئے دولت کی نہیں 'بلکہ سکون کی ضرورت ہوتی ہے اور سکون دولت سے نہیں ملتا' کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو دولت مند افراد کو سونے کے لئے نیند کی گولیاں نہیں لینی پڑتیں۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انسان دولت ہی سے خوش رہ سکتا ہے۔ اگرچہ یہ بات اخلاقی دیوالیہ

Scanned by CamScanner

پن کا ثبوت بھی ہے مگر جس معاشرے میں روپے پیسے والے ہی کو عزت ملتی ہو تو وہاں خوشیاں بھی روپے پیسے کے ذریعے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جب ہم صبح گھر سے روزی کمانے کے لیے نکلتے ہیں تو واپسی کا یقین نہیں ہوتا۔ کچھ دن بعد شہر میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہوجاتی ہے تو گاڑیاں بند ہوجاتی ہیں اور جب دفتر نہیں پہنچ پاتے تو تنخواہ کٹ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مایوس ہونا لازمی ہے۔ مایوسی کی وجہ اخراجات کی زیادتی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ لوگوں نے اپنے اخراجات بڑھا لئے ہیں۔ اب یہ ضروری تو نہیں کہ روز نئے لباس پہن کر ٹائی ہی میں دفتر جایا جائے۔ ہم لوگوں نے بھی زندگی گزاری ہے۔ آپ نوجوانوں کو دیکھ لیں۔ لوگ صرف پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے مایوس رہتے ہیں۔ کیوں کہ اس ملک میں طاقت اور اختیار پیسے کے ذریعے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ملک میں جب کروڑپتی انگوٹھا چھاپ لوگ وزیر بن جائیں گے تو لوگ روپے پیسے ہی میں خوشی ڈھونڈیں گے۔ بے شک لوگ خواہشات پوری نہ ہونے کی وجہ ہی سے ناخوش رہتے ہیں بلکہ تلخ ہو جاتے ہیں لیکن آپ ان خواہشات کی وسیع تناظر میں دیکھیں۔ کسی کے ہاں اولاد نہ ہو، کوئی نوکری کے حصول میں ناکامی سے دوچار ہو تو ایسی ادھوری خواہشات کے نتیجے میں مایوسی تو ہوتی ہی ہے۔

کیا بجھے بجھے رہنے والے افراد کے لئے کوئی ایسا علاج ہے۔ جس سے وہ ناامیدی کے اندھیروں میں بھی خوش رہنا سیکھ جائیں؟ اس سوال کے جواب میں تقریباً تمام افراد نے یہی کہا کہ ''خاندان'' ہی وہ ادارہ اور مرکز ہے جو لوگوں کو خوش اور مطمئن رکھ سکتا ہے۔ روپے پیسے کی ریل پیل نہ ہو اور ہر طرف مسائل کا انبار ہو تو ''خاندان'' ہی آپ کی خوش مزاجی کو قائم رکھ سکتا ہے۔ آپ کے والدین، بہن، بھائی، بیوی اور بچوں کو دولت کی ہوس سے دور رہتے ہوئے کمانے والے کی مجبوری کو سمجھنا چاہئے اور اگر ایسا ہو جائے تو خوش رہنا ہرگز مشکل نہیں۔ گھر میں محبت ہو تو کوئی بھی شخص خوش رہ سکتا ہے کیونکہ باہر کی پریشانیوں کے بعد اگر گھر میں بھی پریشانی ہی ملے تو ایسا شخص مال دولت کے ہوتے ہوئے بھی خوش نہیں رہ سکتا۔

بہرحال، یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پریشانیوں اور مسائل کے درمیان گھرے شخص کے قدم زندگی میں لڑکھڑاتے ضرور ہیں۔ کسی ماہر نفسیات نے کہا ہے ''انسان کو خوشی کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب اس کے پس منظر میں تھکاوٹ شامل ہو اور اس تھکاوٹ میں اس شخص کی اپنی کوشش اور مرضی کا بھی عمل دخل ہو کیونکہ اس تھکاوٹ کے نتیجے ہی کو وہ اپنی محنت کا پھل سمجھتا ہے اور اسی سے خوشی کا احساس جاگتا ہے البتہ اگر اسے محنت کا پھل نہ ملے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب ہر کوشش کا ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے جسے نفسیات کی زبان میں Learned Helplessness کہتے ہیں۔ یعنی مکمل مایوسی۔ اس کے بعد وہ ہر کوشش کا نتیجہ مایوسی ہی سمجھا جاتا ہے۔

انفرادی سطح پر یہ کیفیت ڈپریشن کی علامت اور وجہ بھی ہے۔ جب کہ اجتماعی سطح پر معاشرتی محرومیوں کا نتیجہ ہے۔ انسان مجموعی ماحول سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا ان حالات میں مایوس ہو جانا فطری امر ہے۔ ہمارے ملک میں دو طرح کی اقتصادیات ہیں۔ ایک کو اکنامک کیپٹل، یعنی اقتصادی اثاثہ کہتے ہیں جو روپے، پیسے کی صورت میں ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری سوشل، کیپٹل، یعنی سماجی اثاثہ ہیں۔ جن سے مراد ایک دوسرے کی خوشی اور غمی میں شرکت کا احساس ہے۔ ہمارے یہاں اگرچہ اقتصادی اثاثہ کم ہے، مگر سماجی اثاثہ بھرپور طریقے سے موجود ہے۔ بہت سے مسائل صرف روپے پیسے سے نہیں، سماجی تعلقات کے ذریعے بھی حل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ہر چیز کے لئے دولت ضروری نہیں لیکن بڑھتی ہوئی مہنگائی کا سامنا کرنے کے لئے بھی روپے پیسے ہوں تو Learned Helplessness کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ لوگ اس لئے مایوس نہیں ہیں کہ ان کے پاس روپے پیسے کی کمی ہے بلکہ وہ اس لئے مایوس ہیں کہ ہر روز انہیں نت نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر شخص یہ سوچتا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ کیا کرے گا۔ چنانچہ یا تو وہ کرپشن کے ذرائع اختیار کرتا ہے یا پھر بیمار رہنے لگتا ہے۔ اسی طرح جیسے ایک طرف نئی نئی یونیورسٹیاں کھل رہی

Scanned by CamScanner

ہیں تو دوسری طرف بے روزگاری اور کم تنخواہوں پر ملازمت کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔

آپ غور کریں کہ عموماً ایسی فلمیں اور ڈرامے کامیاب نہیں ہوتے جن میں ناکامی دکھائی گئی ہو۔ زیادہ تر لوگ خوشگوار اختتام والی فلمیں اور ڈرامے پسند کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کے دل کی آواز ہوتی ہے اور لوگ انہیں دیکھ کر سوچتے ہیں کہ ایسا حقیقت میں کیوں نہیں ہوتا۔ قصہ مختصر ان تمام حالات میں انسان، صرف امید کے سہارے ہی زندہ رہ سکتا ہے اور ہمارے مذہب نے بھی مایوسی کو کفر کہا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ نوجوان اپنے ذہنوں سے ہر طرح کی مایوسی اور ناامیدی کو جھٹک دیں اور نئے عزم نئے ارادے کے ساتھ میدان عمل میں آجائیں وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

سر آدم جی کا قائداعظم کو کورا چیک

سر آدم جی حاجی داؤد شروع ہی سے مسلم لیگ اور قائداعظم کے سب سے بڑے دست راست رہے تھے۔ درحقیقت انہوں نے مسلم لیگ کے لئے کافی مالی اعانت فرمائی تھی مگر اس کے متعلق ہمیشہ وہ خاموشی اختیار کئے رہے اور زبان پر کچھ نہ لائے۔ اس کے باوجود ان کا دیا ہوا مالی عطیہ کتنا زبردست ہوگا اس کا اندازہ ان کے اس وقت کے قریبی معاون اور پاکستان کے سابق وفاقی وزیر جناب غلام فاروق کی ایک تقریر کے اقتباس سے کیا جاسکتا ہے۔

جناب غلام فاروق نے 17 فروری 1967ء کو میمن انٹرنیشنل کلب کی تقریب میں اپنی تقریر میں کہا تھا: ”میں اور مرزا احمد اصفہانی کلکتہ میں کئی بار آدم جی کے ساتھ مسلم کمرشل بینک، اورینٹ ایئرویز، مسلم لیگ وغیرہ کے متعلق گفتگو کر چکے تھے۔ کیا ان سب کے پیچھے آدم جی کی شخصیت نہیں تھی؟ قائداعظم کو مکمل یقین اور اعتماد تھا کہ آدم جی کی شخصیت پاکستان کے لئے جب بھی ضرورت پڑے گی اسی لمحہ کورا چیک پیش کردیں گے اور قائداعظم، آدم جی سے جتنی رقم حاصل کرنا چاہیں گے حاصل کرلیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت میں آدم جی نے کئی بار کورے چیک دیئے تھے۔“

جناب غلام فاروق نے اسی تقریر میں مزید یہ بھی بتایا: ”جب بھی کسی قسم کے پریشان کن حالات پیش آئے، اس وقت سر آدم جی مدد اور ہمت کے ساتھ ہمیشہ صف اول میں نظر آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ زیادہ عرصے زندہ رہتے تو پاکستان کی قسمت کچھ اور ہی ہوتی اور اقتصادی ترقی مزید تیز رفتاری سے ہوتی۔“

Scanned by CamScanner

بہ موقع 8 ویں برسی

انھوں نے کئی عشروں تک دکھی انسانیت کی خدمت کی اور سماجی خدمات کا ایک روشن باب چھوڑا

بانٹوا میمن جماعت، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی اور میمن ویلفیئر سوسائٹی کے صدارت کے عہدے پر فائز رہ کر گراں قدر خدمات انجام دیں علاوہ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے لطیف ابراہیم جمال مرحوم کے دور صدارت میں مسلسل دو ٹینور میں سیکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز ہو کر نمایاں اور قابل تحسین کارکردگی دکھائی،

مرحوم کا سب سے اہم کارنامہ "تاریخ بانٹوا" پر تحقیق وطباعت

حاجی عبدالعزیز رحمت اللہ کایا مرحوم

پیدائش: 13 اگست 1935ء (بانٹوا۔ انڈیا) وفات: 26 جنوری 2012ء (کراچی۔ پاکستان)

تحقیق و تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل

آپ نے عوام الناس، بانٹوا میمن برادری اور پوری میمن برادری کے لیے جس طرح اور جس انداز سے خدمات انجام دیں ان کی وجہ سے آپ کا نام ہمیشہ امر رہے گا۔

پیدائش۔ والدین: جناب عبدالعزیز کایا بدھ 13 اگست 1935ء کو یعنی قیام پاکستان سے 12 سال پہلے ہندوستان کی ریاست کاٹھیاواڑ کے معروف شہر بانٹوا میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ چھوٹا سا شہر اس دور میں بھارت کی دھن نگری کہلاتا تھا۔ اس شہر میں آپ کی پیدائش کسی عام آدمی کے گھر نہیں ہوئی تھی بلکہ اس شہر کے محترم اور معروف تاجر رحمت اللہ کے ہاں آپ نے جنم لیا تھا۔ جناب رحمت اللہ ایک کامیاب تاجر اور دولت مند انسان تھے۔ اس زمانے میں آپ گلبرگہ میں تیل کی مل کے مالک تھے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر آپ کی اناج کی کئی دکانیں بھی تھیں۔ آپ وہاں کے بڑے بڑے تاجروں اور ہول سیلرز کو اناج سپلائی کرتے تھے۔ واضح رہے کہ گلبرگہ کا علاقہ ریاست حیدرآباد دکن کا علاقہ تھا۔

تعلیم و تربیت: جناب عزیز کایا نے ابتدائی تعلیم بانٹوا شہر سے حاصل کی تھی اور اس شہر کے مدرسہ اسلامیہ میں پانچویں کلاس تک تعلیم حاصل

Scanned by CamScanner

کی۔اس کے بعد آپ نے اپنی جواں عمری کے تین سال حیدرآباد دکن کے علاقے گلبرگہ اور اس سے متصل علاقوں میں گزارے۔ جس وقت انگریز نے برصغیر پر سے اپنا تسلط ختم کیا اور پاکستان وجود میں آیا اس وقت کاپا صاحب گلبرگہ میں مقیم تھے۔اس علاقے میں آپ حیدرآباد دکن کے مجاہد رہبر قاسم رضوی کی ''انجمن اتحاد المسلمین'' کے رضا کار کی حیثیت سے نیم فوجی تعلیم و تربیت بھی حاصل کی تھی۔ بھارت اور حیدرآباد دکن کی سرحد جو رضا کار اور جوان تعینات کیے جاتے تھے ان کے دستوں میں جناب عبدالعزیز کاپا بھی شامل ہوا کرتے تھے۔

ریاست حیدرآباد دکن پر بھارت کا قبضہ : جس وقت بھارت نے حیدرآباد دکن کے خلاف عسکری کارروائی کی تھی اس وقت بہت سے مسائل اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔سب سے بڑا مسئلہ مہاجروں کی امداد کا تھا کاپا صاحب نے ''اتحاد المسلمین'' کی جانب سے اس موقع پر اٹھائے گئے اقدامات پر بھرپور تعاون کیا تھا۔یہ یادیں زندگی بھر ان کے لیے بڑی دکھ بھری رہیں جنھیں فراموش کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

پاکستان آمد : محترم عبدالعزیز کاپا کے والدین اور بڑوں نے انڈیا کے تیور بروقت بھانپ لیے تھے اس لیے حیدرآباد دکن پر بھارت کے قبضے سے پندرہ روز پہلے ہی انہوں نے وہاں کی دکانیں، تیل کی مل اپنے دیگر کاروبار اور دکان وغیرہ سب چھوڑ کر پاکستان ہجرت کرلی۔کاپا صاحب اپنے والد کے ہمراہ پاکستان آکر بہت خوش تھے۔اس زمانے کا دستور تھا کہ جو لوگ انڈیا میں اپنی ملکیت کی دکانیں، گھر یا باغات چھوڑ کر آتے تھے

بانٹوا میمن جماعت کے زیر اہتمام ''تاریخ بانٹوا'' کی تقریب اجراء کے موقع پر مہمان خصوصی چیف جسٹس (ر) عبدالحفیظ میمن رونمائی کرتے ہوئے۔ساتھ کھڑے ہوئے کتاب کے مصنف عبدالعزیز کاپا (مرحوم)، ساتھ کھڑے ہوئے جناب پیر محمد کالیا اور تشریف فرما مرحوم جان محمد داؤد ایڈووکیٹ۔

انہوں نے پاکستان آنے کے بعد اپنی ملکیت کی دستاویزات جمع کرا کے کلیم میں وہ سب چیزیں پاکستان میں حاصل کر لیتے تھے مگر عزیز کایا نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ نہ انہوں نے کوئی کلیم لیا اور نہ کسی کے سامنے انڈیا میں اپنی جائیداد وغیرہ کی دستاویزات یہاں پیش کیں۔

کراچی میں نئی زندگی کی شروعات : کراچی آنے کے بعد عزیز کایا صاحب کے والد نے نیو چالی میں ایک بار پھر اناج کا کاروبار شروع کرایا۔ اس طرح گھر کی گاڑی چلنے لگی۔ نئی جگہ، نیا وطن، نیا ماحول اس میں کایا صاحب کو تعلیم کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کرنا تھا چنانچہ انہوں نے اس کا آغاز کر دیا۔ جولائی 1954ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ آپ کو اردو اور گجراتی دونوں زبانوں پر خاصا عبور حاصل تھا۔ کراچی کے نیشنل ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ان کی کارکردگی بہت عمدہ رہی۔ اس کے بدلے میں انہیں کلاس کا مانیٹر مقرر کر دیا گیا۔ انہوں نے ایک مانیٹر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں بڑی عمدگی سے نبھائیں اور اس کے عوض انہیں تمغہ بھی ملا۔ آپ اس دوران تمام طلبہ کے یونیفارم چیک کرواتے تھے۔ کلاس میں ڈسپلن قائم رکھتے تھے۔ طلبہ سے وقت کی پابندی کراتے تھے اور اس کم عمری میں بھی اپنے اصولوں سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اصولوں کی وجہ سے انہیں اسکول بھی چھوڑنا پڑ گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کسی اصولی معاملے پر ان کا اپنے اسکول کے پرنسپل سے اختلاف ہو گیا تھا۔ انہوں نے اسکول چھوڑ دیا مگر اصول نہیں چھوڑا۔ یہ ان کے مضبوط ارادے اور ثابت قدمی کا ایک چھوٹا سا ثبوت ہے۔

شادی اور اولاد : جناب عبدالعزیز کایا کی شادی اکتوبر 1956ء میں ہوئی۔ جناب رحمت اللہ کوچین والا کی صاحبزادی محترمہ حاجیانی

''تاریخ بانٹوا'' کے رسم اجراء کے موقع پر جناب الیاس بدی، جناب پیر محمد کالیا، جناب عبدالعزیز کایا (مصنف)، جناب محمد اسلم مینائی، جسٹس (ر) عبدالحفیظ میمن، جناب عبدالعزیز پٹیل اور جناب اباعلی سوجرا اور جناب غلام حسین ضیاء۔

Scanned by CamScanner

زبیدہ بانو کوان کی شریک حیات بننے کا اعزاز ملا۔ آپ کی اولادوں میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام محمد امین اور چھوٹے کا غلام دستگیر ہے۔ بڑی بیٹی کا نام مبینہ بائی اور چھوٹی کا نام محترمہ شازیہ بائی ہے۔ ان کے بھی بچے سعادت مند اور فرماں بردار ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں خوش وخرم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کایا مرحوم کی شریک حیات حاجیانی زبیدہ بائی 5 فروری 2015ء کو 73 سال کی عمر پا کر دار الفانی سے کوچ کر گئیں۔

حج کی سعادت : 1951ء کا سال محترم عزیز کایا کے لیے بڑا بابرکت سال تھا کیونکہ اس سال آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس زمانے میں سعودی عرب میں پاکستان کے سفیر جناب عبدالستار اسحٰق سیٹھ تھے۔ انہی کی درخواست پر عزیز کایا صاحب نے ایک پاکستانی رضا کار کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ انہوں نے منیٰ، عرفات اور دوسرے مقدس مقامات پر جا کر حجاج کرام میں حکومت پاکستان کی جانب سے شائع شدہ مختلف آسان حج کے کتابچے تقسیم کیے تھے۔ یہ بھی مضامین حجاج کی راہ نمائی کے لیے مختلف زبانوں میں چھاپے گئے تھے۔ اس ڈیوٹی کے علاوہ کایا صاحب اکثر حجاج کرام کی مدد اور خدمت کرنے سے ذرا بھی نہیں ہچکچاتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ شدید گرمی کی وجہ سے حجاج کرام بے ہوش ہو گئے یا ان کی طبیعت خراب ہو گئی تو عزیز کایا صاحب نے ان کو فوری طبی امداد فراہم کی اور ان کی طبیعت بحال ہونے تک ان کے ساتھ رہے۔

نیشنل گارڈز کی تربیت : جناب عبدالعزیز کایا مرحوم نے نیشنل گارڈز کی ٹریننگ بھی حاصل کی تھی اور حوالے سے اہم مواقع پر خدمات بھی انجام دی تھیں۔ وہ ایک اچھے ورکر اور لگن سے کام کرنے والے رضا کار (والنٹیئر) تھے۔

انجمن نوجوانان میمن : ''انجمن نوجوانان میمن'' ایک ایسا ادارہ تھا جس کا قیام اپریل 1952ء میں اس لیے عمل میں لایا گیا تھا تاکہ اس ادارے کے تحت عمدہ، دیانت دار اور بے لوث رضا کار تیار کیے جاسکیں۔ یہ ادارہ جناب اعظم راجکوٹ والا کی صدارت اور ان کی سرپرستی میں قائم ہوا تھا۔ جناب عزیز کایا خود بھی اچھے رضا کار تھے اور اس شعبے میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے ''انجمن نوجوانان میمن'' سے وابستگی اختیار کر لی اور بے لوث خدمات انجام دیں۔

25 سالہ وقفہ : جناب عبدالعزیز کایا مرحوم کی زندگی میں 25 سال ایسے بھی آئے تھے جن میں انہوں نے نہ کوئی سماجی خدمت انجام دی اور نہ کسی رفاہی یا فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لیا اس دوران وہ عوامی پلیٹ فارم سے کسی حد تک الگ تھلگ رہے۔ یہ 25 سالہ وقفہ انہوں نے اپنی معاشی جدوجہد کے لیے وقف کیا تھا اور مدت میں خود بھی کافی کام کیے اور اپنے والد محترم کے ساتھ ان کے کاروبار میں بھی ہاتھ بٹایا۔

کاروباری مشاغل اور مصروفیات : کایا صاحب کی کاروباری مصروفیات کا ایک سرسری سا خاکہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ کراچی میں اناج کے کاروبار میں اپنے والد کا شروع سے ہاتھ بٹا رہے تھے اور اس طرح ایک طرف کاروباری تربیت حاصل کر رہے تھے، دوسری جانب والد کے کاروبار کو مستحکم کر رہے تھے۔ آپ نے فروری 1954ء میں شکار پور میں ایک ایسی فیکٹری کی داغ بیل ڈالی جس میں بیٹریاں تیار ہوتی تھیں اور دوسری فیکٹری بھی شروع کر دی جس میں کانچ (شیشے) کا کام ہوتا تھا۔ شکار پور سندھ طرز کے کاروبار میں بھی عزیز کایا صاحب شریک ہو گئے تھے۔ کراچی میں کایا صاحب مرحوم نے ربڑ، بیلون اور فوم وغیرہ تیار کرنے کے لیے ایک ''ربر انڈسٹری'' بھی قائم کی تھی۔ اسی دوران انہوں نے ایران کے دارالحکومت تہران میں بھی ایک ''ربر انڈسٹری'' قائم کرنے کا منصوبہ بنایا مگر یہ صرف منصوبہ ہی رہا۔ افسر شاہی اس منصوبے کے آڑے آ گئی اور کایا صاحب نے مجبور ہو کر صرف چھ ماہ کے عرصے میں ہی اس منصوبے کو ترک کرنا پڑ گیا۔

Scanned by CamScanner

شکارپور سے کراچی اور بیرون پاکستان : جناب عبدالعزیز کایا جولائی 1956ء تک شکارپور میں ہی مقیم رہے مگر بعد میں شکارپور میں ان کے کاروباری حالات خراب ہو گئے اور ان کے پاس اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں رہا کہ وہ شکارپور سے تمام کاروبار کو وائنڈ اپ کریں۔ چنانچہ وہ کراچی چلے آئے۔ انہوں نے کراچی میں بھی کاروبار کیا اور ایران (تہران) میں بھی۔ کاروبار کے سلسلے میں انہوں نے برطانیہ، یورپ اور مشرق وسطیٰ کے کئی کاروباری دورے کیے جبکہ پاکستان میں تو وہ کاروبار کے سلسلے میں اکثر دورے کرتے رہتے تھے۔

سماجی شعبے سے 25 سالہ دوری کا خاتمہ : جناب عزیز کایا نے اپنی زندگی کی چوتھائی صدی یعنی پورے 25 برس اپنے کاروبار کو مستحکم کرنے اور خود کو معاشی طور پر مضبوط کرنے میں گزار دیے۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ وہ مستحکم ہو چکے ہیں تو انہوں نے سماجی شعبے سے فاصلے کو ختم کر دیا۔ اس میمن ویلفیئر سوسائٹی کے بانی اور فاؤنڈر صدر عبداللہ ہارون مسلم جیم خانہ کے صدر جناب محمد صدیق بلوانی تھے۔ جنھوں نے اس سوسائٹی کو اپنے رفقاء کے تعاون سے مستحکم کیا۔ فلاحی اور رفاہی خدمات کے شعبے سے وابستہ ہونے کا اظہار کایا صاحب نے اس طرح کیا کہ وہ ''میٹھادر میمن ویلفیئر سوسائٹی'' کے تحت سرگرم ہو گئے۔ بعد میں یہ ادارہ ''دی میمن ویلفیئر سوسائٹی'' بن گیا۔ 1980ء میں کایا صاحب نے اس ادارے کی صدارت سنبھالی اور طویل عرصے تک اس عہدے پر خدمات انجام دیں۔ کایا صاحب نے جیسے ہی اس سوسائٹی سے وابستگی اختیار کی تو سوسائٹی میں نئی روح پھونک دی۔ سوسائٹی کے تمام کارکن اور رضا کار بھی ان کے ساتھ تعاون کر رہے تھے جس کے سبب جلد ہی یہ سوسائٹی کراچی بھر میں مشہور ہو گئی۔ یہ سوسائٹی ترقی کرتی رہی۔ پھر اس نے ایک عمدہ اور وسیع لائبریری بھی قائم کر دی۔

میٹھادر میمن ویلفیئر کمیٹی سے دی میمن ویلفیئر سوسائٹی کا خدمتی سفر : ادارے کا قیام کچھ سماجی کارکنان کی مشاورت اور رہنمائی حاجی محمد صدیق بلوانی کی تجویز کردہ میٹھادر میمن ویلفیئر کمیٹی کے نام سے 1977ء سے کیا گیا۔ ورکرز کے مشاورت سے ادارے کا نام دی میمن ویلفیئر سوسائٹی رکھ دیا گیا۔ اس سوسائٹی میں دیگر سماجی کارکنان کے ساتھ ساتھ حاجی عبدالعزیز کایا نے گراں قدر کاوشیں کیں۔ حاجی عبدالعزیز کایا نے حاجی عبدالغفار نوناکیا، جناب ابا علی سوجرا، جناب عبدالغفار ٹی ٹی، جناب عبدالعزیز جانگڑا، جناب عبدالرزاق جانگڑا، جناب ہارون دادا، حاجی عبدالغفار کنیا، جناب یوسف کریم تولہ، حاجی قاسم لوائی، جناب غلام محمد کھباتی، جناب توفیق سلیمان مون، جناب اقبال کھباتی، جناب یعقوب شینا، جناب میمن دوجگی علاوہ بے شمار سماجی شخصیات کے جھرمٹ میں خدمت گزاری کا کارواں تسلسل کے ساتھ رواں دواں رہا ہے۔ ادارے کی طویل خدمات ہیں۔ لائبریری کا قیام، ضرورت مندوں کی مالی سپورٹ، آبادکاری کے منصوبے، اسٹڈی سینٹر کا قیام، ویلفیئر اسٹور کی خدمات روزروشن کی طرح عیاں ہیں۔

چیئرمین حج کمیٹی ساؤتھ زون : جناب عزیز کایا کراچی کے ساؤتھ زون کی حج کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ کایا صاحب حکومت سندھ کے کراچی واٹر مینجمنٹ بورڈ میں بھی شامل رہے جس کا کام کراچی میں پانی کی قلت کو دور کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی کا ڈبل انتظام بھی کرنا تھا۔

سماجی اور رفاہی خدمات : حاجی عبدالعزیز کایا نے میمن ویلفیئر سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے خاص خاص اور آزمائشی مواقع پر عوام الناس کی خدمات انجام دیں۔ مثال کے طور پر جب کبھی ہڑتال ہوئی تھی یا ہنگامے ہوتے تھے، کرفیو لگے ہوتے تھے، سیلاب آتے تھے یا زلزلہ وغیرہ جیسی قدرتی آفت نازل ہوتی تھی تو عبدالعزیز کایا اور ان کے ساتھی دی میمن ویلفیئر سوسائٹی کے تحت امدادی سرگرمیاں شروع کرتے

Scanned by CamScanner

تھے۔انہوں نے بلوچستان تک کے علاقے میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر خدمات انجام دیں۔ تعلیم کے فروغ اور غریبوں کی مدد جیسے کام کو وہ ساتھ ساتھ کرتے تھے۔ مثلاً طلبہ کے لیے درسی کتب اور یونیفارم کی فراہمی، رمضان المبارک میں مستحقین میں راشن اور ملبوسات کی تقسیم چھوٹے قرضوں کی فراہمی۔انہوں نے گھروں میں گیس کی لائن لگوانے کے لیے بھی مالی امداد فراہم کی۔

ادارے اور عہدے: جناب عبدالعزیز کایا مختلف سماجی اور فلاحی اداروں سے وابستہ رہے اور مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے۔ 1976ء میں وہ پہلی بار بانٹوا میمن جماعت کی مجلس عاملہ کے رکن منتخب کیے گئے۔ 1980ء آپ کو اس جماعت کی نائب صدارت کا عہدہ پیش کیا گیا۔ پھر آپ بانٹوا میمن جماعت کی مجلس عاملہ کے جونیئر نائب صدر بھی رہے۔ وہ جب اور جس عہدے پر بھی فائز رہے، بنیادی بات یہ تھی کہ انہوں نے جماعت کے بھی امور میں بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ 1978ء میں آپ کو بانٹوا میمن جماعت کے نمائندے کی حیثیت سے آل پاکستان میمن فیڈریشن میں نمائندگی دی گئی۔ 1978ء میں کایا صاحب آل پاکستان میمن فیڈریشن کے اعزازی سیکریٹری جنرل منتخب کیے گئے۔ اس عہدے پر آپ نے جس عمدگی اور دل جمعی کے ساتھ کام کیا اس کی وجہ سے آپ کو اس عہدے پر دوبار منتخب اور تعینات کیا گیا۔ اس طرح آپ سن 1981 - 1978ء (دو ٹینور) میں سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے تھے۔ اس دور میں آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر جناب لطیف ابراہیم جمال تھے۔

آپ کی بانٹوا میمن خدمت کمیٹی (بانٹوا اسپتال) کے لئے علاج معالجہ وکھی انسانیت کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسپتال میں جدید آپریشن مشینوں کی تنصیب، جدید ٹیکنالوجی سے لیس کیا۔ علاقے کے غریبوں اور بانٹوا میمن برادری سے تعلق رکھنے والے افراد کو معیاری اور سستا و اعلیٰ علاج معالجے کی سہولیات فراہم کیں۔ آپ اس ادارے سے 85 - 1984ء سے لے کر 2006 - 2005ء تک صدر کی حیثیت سے جو مخلصانہ خدمات انجام دیں وہ تاریخ کا اہم اور یادگار حصہ ہیں۔

1980ء میں کراچی میں بلدیاتی انتخابات ہوئے تو اس میں آپ کراچی میونسپل کارپوریشن کا ممبر منتخب کیا گیا۔ آپ کا انتخاب اولڈ ٹاؤن اور میٹھادر کے علاقے سے ہوا تھا۔ اس کے بعد جب دوبارہ انتخابات ہوئے تو اس علاقے کے عوام نے آپ کو دوسری بار منتخب کرایا۔

"تاریخ بانٹوا" کی اشاعت ایک اہم کارنامہ: جناب عبدالعزیز کایا کا سب سے بڑا کارنامہ "تاریخ بانٹوا" کی تحقیقی تصنیف کی اشاعت ہے جو بانٹوا میمن جماعت کے زیر اہتمام 1995ء میں "تاریخ بانٹوا" کے نام سے گجراتی زبان میں شائع کی گئی تھی اور 2004ء میں اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن شائع کیا گیا۔ تاریخ بانٹوا معلومات انوکھا علمی خزانہ ہے۔ بانٹوا برادری کی نئی نسل پاکستان کی قومی زبان اردو کے مطالعہ کو آسان سمجھتی ہے۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی نے گجراتی، انگریزی کے بعد 2010ء میں اس کو اردو میں شائع کر کے اپنی مٹی کا قرض چکایا۔ آپ کی اس تاریخی کتاب کی اشاعت پر بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کے تمام حلقوں نے خوب سراہایا۔

اپنی زبان گجراتی اور میمن بولی سے پیار: عزیز کایا صاحب کو گجراتی زبان سے بہت وابستگی تھی علاوہ میمنی بولی میں آپ کی جان تھی۔ آپ اکثر یہ شکوہ کرتے تھے کہ ہماری میمن برادری، ہماری فیملیاں، ہمارے نہ تو گھروں میں میمنی زبان بولتے ہیں اور نہ آپس میں اس زبان کے ذریعے رابطہ رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مادری زبان ہر قوم کا سرمایہ اور اس کا اثاثہ ہوتی ہے۔ ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے، اسے فروغ دینا چاہیے۔ مرحوم کایا صاحب بڑے فخر سے یہ کہتے تھے: "صدیوں سے ہم نے میمنی تہذیب اور اس کی ثقافت کو سنبھال کر رکھا ہے۔ اس کی حفاظت کی ہے۔ ہماری ثقافت اور ہماری زبان ہمارے لیے وجہ افتخار ہے۔ ہم اپنی زبان اور تہذیب کے باعث ہی جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

وفات : 26 جنوری 2012ء کا دن میمن برادری کی تاریخ کا ایک سوگوار دن ثابت ہوا۔ حاجی عبدالعزیز کا یا جو طویل عرصے سے بیمار چلے آرہے تھے۔اس تاریخ کو ہم سے جدا ہو گئے یہ خبر پوری برادری میں دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی تھی اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد نے ان کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کیا تھا۔ان کی نیک اولاد نے نیکی کے کاموں کا سلسلہ جاری اور ساری رکھا ہوا ہے۔

درخت کی حفاظت کیجیے

درخت آپ کی صحت اور زندگی کی حفاظت کریں گے۔ درخت اگائیے۔

درختوں کو نقصان نہ پہنچائیے۔ یہ ہوا صاف کرتے ہیں، سایہ دیتے ہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو

پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ

زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

فون 32728397 - 32768214

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، جوربائی حاجیانی اسکول،
یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

Scanned by CamScanner

گجراتی نظم کا ترجمہ

بانٹوا میمن برادری کا عزم

نتیجہ فکر: راحت بانٹواوی (مرحوم)

(محمد ادریس حاجی رحمت اللہ جاگڑا)

ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

بانی پاکستان قائداعظم نے بانٹوا برادری کو دیا مان
بانٹوا نے قیام پاکستان کی جدوجہد کو دیا جذبہ اور جان

خدمت انسانیت کا پیکر عبدالستار ایدھی ہماری پہچان
مادر تعلیم خدیجہ حاجیانی بانٹوا کی آن اور شان

بانٹوا میمن برادری گراں قدرخدمات کی جماعت
اس کا شمار تمام میمن جماعتوں میں نایاب

ملک و ملت کی خدمات کا یہ ہے اہم مرکز
خوب نرالی اس کی شان بان اور جذبات

برادری کا ہر ممبر اس کا آتا ہے ہر ایک کو کام
رحمت ہم سب پر برستی ہے،ہمہ وقت اور ہر دم

برادری کا ہر فرد ایک دوسرے کو آتا ہے ہر وقت ہر دم کام
اسی جذبے اور لگن سے گزارے ہیں شب و روز

بانٹوا میمن برادری کے اکابرین کی روشن اور تابندہ خدمات
آبادکاری اور علاج معالجہ کی ہر فرد کو دی سہولت

اے اللہ ہم میں اتفاق واتحاد کی جھولی بھردے اور دعاؤں میں اثر دے دے
راحت کی یہ تمنا ہے نااتفاقی کو ہم توڑ سکیں،ہر رخ پیار کی جانب موڑ سکیں

اپنی خوشی کے موقع پر اپنے
غریب اور متوسط طبقے کے
عزیز واقارب کو مت بھولیے۔

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان
بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے مختلف عہدوں پر خدمات انجام دینے والے جولائی 1958ء میں ماہنامہ میمن عالم کا اجراء اپنے رفقاء کے تعاون سے کیا۔ 55 سال تک اس کے مدیر اعزازی رہے، یہ رسالہ میمن برادری کی تاریخ و ثقافت کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ بزنس مین حضرات کے لئے ہفت روزہ "مارکیٹ بلیٹن" کے ایڈیٹر رہنے والے پرخلوص اور ہمہ جہت شخصیت

عمر عبدالرحمن کھانانی
کی غم انگیز رحلت

بانٹوا میمن جماعت کراچی اور ماہنامہ میمن عالم کے مدیر اعزازی کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دینے والی ہمہ جہت شخصیت عمر عبدالرحمن کھانانی طویل علالت کے بعد 23 دسمبر 2019ء کو 85 سال کی عمر پا کر دارالفانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قرآن خوانی کا اہتمام 25 دسمبر 2019ء کو صبح 11 بجے سے ایک بجے میمن مسجد پہاڑی والی میں ادا کی گئی۔ آپ کی نماز جنازہ، تجہیز و تکفین اور قرآن خوانی میں بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین، میمن فیڈریشن، ورلڈ میمن آرگنائزیشن، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، بانٹوا میمن راحت کمیٹی، بانٹوا انجمن حمایت اسلام، میمن پروفیشنل فورم، یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان، کچھی میمن مرکزی جماعت، میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، میمن بک فاؤنڈیشن اور میمن خدمت فورم کے اراکین، دوست احباب، عزیز و اقارب، ممتاز سماجی اور فلاحی شخصیات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم عمر عبدالرحمن نے میمن کلچر اور ثقافت کے فروغ کے لئے بے مثال خدمات انجام دیں جو میمن برادری کی تاریخ میں نہ صرف یاد رکھی جائیں گی بلکہ میمن برادری کی تاریخ کے صفحات پر سنہرے حرفوں سے محفوظ رہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی - قرارداد تعزیت

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے 77 - 1976ء میں جوائنٹ سیکریٹری اور فروری 1983ء کی مینیجنگ کمیٹی کے ممبر نامزد کئے گئے تھے۔ ماہنامہ میمن عالم کے مدیر اعزازی عمر عبدالرحمن کھانانی کے انتقال پر ملال پر بانٹوا میمن جماعت کراچی کے تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین نے صاحبزادے جناب بلال عمر کھانانی اور ان کی پوری فیملی ممبران سے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم عمر عبدالرحمن کھانانی کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)۔

Scanned by CamScanner

پگڑی

جناب یوسف عبدالستار ڈنڈیا

لندن سے پڑھ کر آیا ہے نواب زادہ
اب تو ہوگا تقریباً پچاس ہزار میں سودا
پگڑی کے جہیز میں ہوگا ریڈیو اور ریفریجریٹر
لیں گے اس کے علاوہ نواب زادہ اک ٹی وی انوکھا
ڈوب کر مر بھی نہیں جاتے یہ پگڑی کے ٹھیکیدار
قوم کی غیرت کو بیچ کر کہتے ہیں اپنے کو اونچا
شادی کے نام پہ کرتے ہیں یہ کاروبار
ورنہ کب کا ختم ہوجاتا یہ رواج جھوٹا
کب تک پگڑی پگڑی کرتے رہوگے یوسف
اس قوم کا کیا ہوگا ضمیر جس کا ہو مرچکا

مطبوعہ ماہنامہ میمن سماج۔ فروری 1971ء

مرکز کی اہمیت

مرکز جو قائم کرتا ہے محور کو
محور جو حرکت دیتا ہے زندگی کو
اور زندگی بڑھنے کا نام ہے
بچھڑنے کا نہیں
رکے تو ناکامی اور چلے تو کامیابی کی ضمانت

کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر
کی تقریر سے اقتباس

نماز پڑھیئے
قبل اس کے کہ آپ کی
نماز
پڑھی جائے

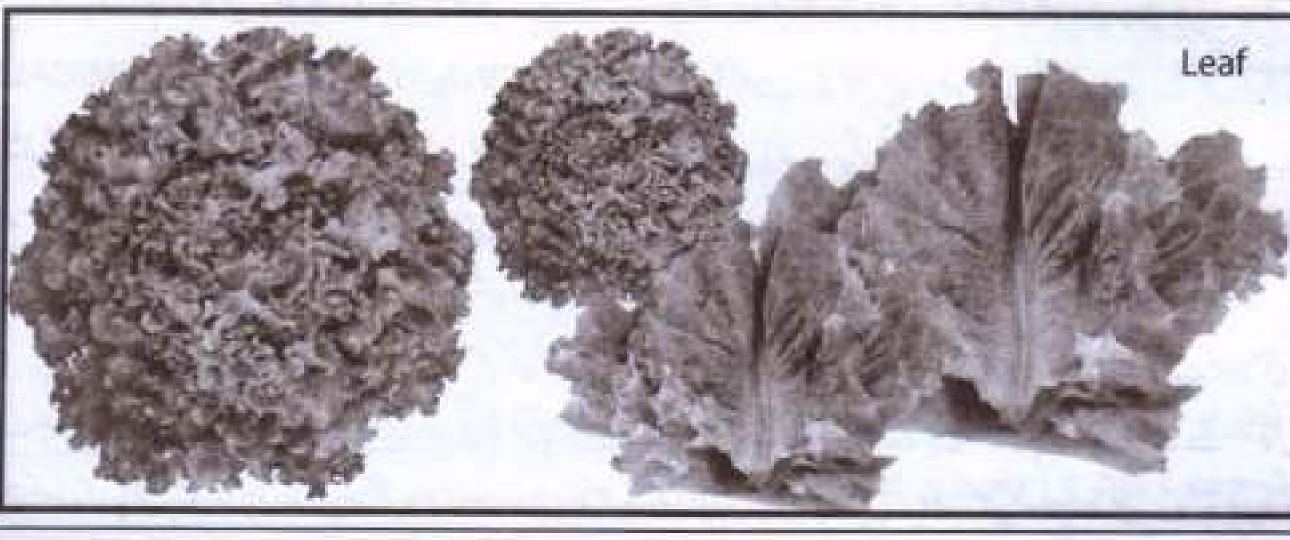

طاقت کا قدرتی خزانہ

پالک

یوں تو ہر طرح کی سبزیاں انسان کو صحت مند رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں لیکن ڈاکٹرز اور حکیم خصوصیت سے ہرے رنگ کی سبزیاں استعمال کرنے کی ہدایت دیتے ہیں، کیونکہ یہ طاقت سے بھرپور ہوتی ہیں۔ ہرے رنگ کی سبزیوں میں وٹامن اے، سی، ای اور بی کے علاوہ فائبر، پوٹاشیم، فولاد، کیلشیم اور زنک یعنی جست موجود ہیں۔ ہرے رنگ کی سبزیوں میں سب سے عام اور معروف، پالک ہے جسے فولاد اور حیاتین کے مہنگے ٹانک سے کہیں زیادہ مفید اور کارگر قرار دیا جاتا ہے۔ خیال ہے کہ پالک سب سے پہلے ایران میں دریافت کیا گیا۔ اسے انیسویں صدی میں اسپین کے فارسی عربوں نے متعارف کرایا اور انہوں نے ہی اس پودے کو "پالک" کا نام دیا۔ دنیا بھر میں پالک کی سب سے زیادہ پیداوار کیلیفورنیا (امریکا) میں ہوتی ہے۔ پالک کی درج ذیل تین اقسام زیادہ معروف ہیں۔ سوئے (SAVOY): پالک کی یہ قسم گہرے رنگ کے شکنوں والے پتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ فلیٹ (F L A T): پالک کی یہ قسم چوڑے اور ہموار پتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ سیمی سوئے (SEMI.SAVOY): تیسری قسم کے پالک کے پتوں پر ہلکی شکنیں ہوتی ہیں۔ یہ تقریباً سوئے کی طرز کے ہی ہوتے ہیں لیکن ان کی صفائی سوئے کی نسبت آسان ہوتی ہے۔

پالک ایک گہرے ہرے رنگ کی پتوں والی سبزی ہے جس کے پتے کچے بھی اور پکا کر بھی کھائے جاتے ہیں۔ تازہ پالک سے بنائی ہوئی سلاد صحت کے لیے انتہائی مفید ہے۔ اس میں چند مختلف پھل، بادام پستے اور اپنی پسندیدہ ڈریسنگ شامل کریں تو یہ وزن میں کمی کے خواہشمندوں کیلئے ایک مکمل غذا ہے۔ تازہ پتوں والی پالک سینڈوچ کو لذیذ بناتی ہے۔ پالک کے بڑے پتے ڈش کی لذت میں، جبکہ چھوٹے پتے خوبصورتی میں اضافے کا باعث ہوتے ہیں۔ پالک کو ہلکا سا تل کر، کھانے کے ہمراہ سائیڈ ڈش کے طور پر بھی کھایا جاتا ہے۔ پالک میں فائٹو کیمیکلز ہوتے ہیں جو نہ صرف پودوں بلکہ انسانوں کو کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھنے کے ساتھ صحت کی حفاظت میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یاد رہے کہ قوس وقزح کے رنگوں (نارنجی، پیلے، ہرے، نیلے اور جامنی) والی سبزیاں فائٹو کیمیکلز کے ماخذ ہیں۔ فائٹو کیمیکلز (PHYTOCHEMICALS) جیسے لوٹین (LUTEIN) کہتے ہیں آنکھوں کے بہترین محافظ ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں صحت مند رہیں تو گہرے ہرے رنگ کی سبزیوں کا استعمال کریں، جیسے کہ پالک۔ یہ گرتی ہوئی بینائی کو درست کرنے میں مدد دینے کے ساتھ موتیا سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک پیالی یا 30 گرام پالک میں 7 کیلوریز، 0 گرام چکنائی، 0 ملی گرام کولیسٹرول، 0 ملی گرام سوڈیم، 167 ملی گرام پوٹاشیم، 1 گرام کاربوہائیڈریٹ، 1 گرام پروٹین، 20 فیصد وٹامن A، 13 فیصد وٹامن C، 3 فیصد کیلشیم اور 6 فیصد فولاد ہوتا ہے۔

سبزیوں میں یہ ایک بہترین سبزی ہے جو جسم میں خون پیدا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ پالک میں فولک ایسڈ ہوتا ہے جو بڑھتی ہوئی عمر کے بچوں اور ماں بننے والی خواتین کیلئے ایک قدرتی غذا ہے۔ جن حاملہ خواتین کے پیر سوج جاتے ہیں، انہیں پالک کا کثرت سے استعمال کرنا چاہئے کیوں کہ پالک میں نباتاتی غذائیت بخش اجزا موجود ہیں جو صحت وتوانائی کی تعمیر کرتے ہیں۔ پالک میں موجود وٹامن ''کے'' ہڈیوں کو ٹوٹ پھوٹ سے بچانے کے ساتھ ان کی مضبوطی کا باعث ہوتا ہے۔ پالک کے مسلسل استعمال سے خواتین میں اورین کینسر کے خدشات 40 فیصد کم ہو جاتے ہیں۔ جدید تحقیق پالک کھانے والوں کو دل کے امراض سے تحفظ کی خوشخبری دیتی ہے۔ یہ نظام ہضم کو بہتر بناتا ہے اور ذہن کو روشن کرتا ہے۔

JAANGDA AGENCIES

JAANGDA AGENCIES

ESTABLISHED 1979

- **Indenters of all sorts of chemicals and general merchandise from worldwide sources.**
- **For hassle free clearing and forwarding agency services (CHAL No. 2928)**

Contact:

JAANGDA AGENCIES

(Established 1979)

2/10 Abid Chambers, New CHalli, Karachi.

Tel: +92 21 326 213 59 / 326 213 57

E-mail: siddikj55@gmail.com

Web: www.chemicalbulletin.com

www.gms.net.pk

Contact Person:

Mr. Irfan Shuja
(Sales Executive for Indent Department)
Cell: +92 312 310 64 12

Mr. Imran Khorani
(Chief Operating Officer for Clearing & Forwarding)
Cell: +92 333 237 74 24

Mr. Siddik S. Jaangda
(Chief Executive)
Cell: +92 300 922 42 12

Scanned by CamScanner

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔ افسانہ گجراتی

کاٹھیاواڑ کے غریب معاشرے کی ایک دل اندوز اور محبت بھری انوکھی کہانی

نصیب کی بات

تحریر : اسحاق امریلیا (مرحوم)، سابق سب ایڈیٹر پندرہ روزہ میمن نیوز (گجراتی) کراچی

ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

رحمت ابھی تک جاگ رہی تھی۔ اسے اپنے شوہر حسن کا انتظار تھا جو نہ جانے کب سے ملازمت کی تلاش میں بھٹک رہا تھا مگر نہ تو کوئی شخص یا ادارہ اسے نوکری دیتا تھا اور نہ اس بے چارے کو مزدوری ملتی تھی۔ اس وقت رات کے 12 بج رہے تھے۔ رحمت کا جی چاہا کہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔ اس کا محبوب شوہر نہ جانے کب سے اس کے لیے اور اس کے نومولود بچے کا پیٹ بھرنے کے لیے مارا مارا پھر رہا تھا۔ اس چکر میں اسے اکثر دیر بھی ہو جاتی تھی، مگر رحمت اسے کچھ نہ کہتی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ساری مشقت حسن اسی کے لیے تو کر رہا ہے مگر جب زیادہ دیر ہو جاتی تو وہ بے قرار ہونے لگتی۔

رحمت کا 8 ماہ کا بچہ جھونپڑی کے کونے میں سیلن زدہ زمین پر ایک بے رنگ پھٹے ہوئے کپڑے پر سو رہا تھا۔ رحمت سوچ رہی تھی کہ اس زمین کی نمی اور گیلے پن سے اس کا لخت جگر بیمار ہو سکتا ہے اس کی جھونپڑی سمندر سے کوئی دو فرلانگ کے فاصلے پر دیگر جھونپڑیوں کے ساتھ واقع تھی۔ جب سمندر کا پانی چڑھتا تو وہ جھونپڑیوں تک پہنچ جاتا۔ جب پانی واپس جاتا تو وہ ساری زمین اس قدر سیاہ ہو جاتی اور اس میں سے اتنی بدبو پھوٹتی تھی کہ آس پاس رہنے والے بیمار ہو سکتے تھے مگر رحمت تو مجبور تھی۔ وہ اپنے ننھے منے بچے کے ساتھ وہاں نہ

Scanned by CamScanner

رہتی تو اور کہاں جاتی؟

پھر رحمت کے سامنے ماضی کے واقعات ایک فلم کی طرح چلنے گے۔ ابھی کل ہی کی تو بات ہے اس کا گاؤں کاٹھیاواڑ کے مشرقی حصے میں واقع تھا جن کی دھول سے اٹی ہوئی گلیوں میں وہ دوسری لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اس کھیل میں حسن بھی شامل ہوتا تھا اور اکثر کھیل کے دوران اس کا شوہر بنتا تھا۔ آج جب رحمت کو یہ بات یاد آتی ہے تو اسے بہت شرمندگی ہوتی ہے۔ اس نے اپنے بچپن میں یہ حرکت کیوں کی تھی، اسے نہیں پتا مگر اتنا معلوم تھا کہ اسے یہ سب اچھا لگتا تھا۔ حسن گاؤں کے بھی لڑکوں میں سب سے تیز اور پھرتیلا تھا۔ ہر کھیل میں سب سے آگے ہوتا تھا، ان دونوں معصوم دلوں کے درمیان محبت یا چاہت کا مضبوط تعلق کب پیدا ہوا، اس کا رحمت کو کچھ علم نہیں تھا۔ بس اچانک ہی رحمت، حسن کو اچھی لگنے لگی تھی اور حسن، رحمت کو۔

اچانک رحمت کو یاد آیا کہ آج حسن صبح کچھ کھا کر بھی نہیں گیا تھا، کھاتا کہاں سے؟ اگر کبھی ہوتا تو کھاتا نا! کئی روز سے ان کے گھر میں فاقے تھے۔ رحمت نے اڑوس پڑوس سے مانگ تانگ کر چند روز تو کام چلا لیا مگر کوئی کب تک ادھار یا قرض دیتا ہے۔ اسی لیے اب رحمت کے گھر میں کچھ بھی نہیں تھا۔

وہ ایک بار پھر ماضی میں کھو گئی۔ اسے وہ دن آج بھی اچھی طرح یاد ہے جب حسن کی ماں رحمت کے گھر آئی تھی اور رحمت کے لیے حسن کا رشتہ مانگا تھا۔ حسن کا باپ حسن کے بچپن میں ہی مر گیا تھا۔ ماں ہی اس کے لیے سب کچھ تھی۔ جب رحمت نے درواز... کے پیچھے کھڑے ہو کر حسن کی ماں کی بات سنی تو اس کا دل چاہا کہ دوڑ کر جائے اور یہ خوشخبری حسن کو بھی سنا دے مگر اس وقت تک وہ خاصی جوان ہو گئی تھی اس لیے تھوڑی شرما گئی۔ پھر حسن اور رحمت کی منگنی ہو گئی اور اس پر حسن سے ملنے پر پابندی لگ گئی مگر وہ کبھی کبھار اپنے گھر کی کھڑکی یا دروازے سے حسن کو گزرتے ہوئے دیکھ لیتی تھی تو اس کے دل کو قرار آ جاتا تھا۔ جب حسن کی عمر 15 اور رحمت کی 14 سال ہوئی تو ان دونوں کی شادی کے لیے غور و فکر شروع ہوا اور تاریخ طے ہو گئی مگر اسی دوران حسن کی ماں انتقال کر گئی۔ اس بے چاری نے شوہر کے انتقال کے بعد ساری زندگی حسن کے لیے وقف کر دی تھی اور اس کی شادی کر کے بہو لانے کی آرزو مند تھی مگر اس کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ ماں کی اچانک موت نے حسن کو پاگل کر دیا۔ باپ سے وہ پہلے ہی محروم تھا، اب ماں بھی اسے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔ رحمت کو بھی اپنی ساس کی موت کا بہت دکھ تھا۔ کئی بار اس نے سوچا کہ دنیا والوں کی پروا کیے بغیر اسے حسن کے پاس جانا چاہیے۔ وہ اس وقت بالکل اکیلا ہے اور اس کی دلجوئی کرنا رحمت کا فرض ہے۔ ایک روز اس نے اپنی ماں سے دبے لفظوں میں کہہ ہی دیا کہ وہ حسن کے پاس جانا چاہتی ہے تو اس کی ماں نے اسے خوب ڈانٹا اور پھٹکارا اور بعد میں اسے زمانے کی اونچ نیچ بتا کر سمجھایا تو وہ خاموش ہو گئی۔ جب حسن کی ماں کا چہلم ہو گیا تو پھر حسن کی شادی کی تیاری شروع ہوئی۔ حسن کے لیے اب رحمت کے ماں باپ ہی سب کچھ تھے، وہی اس کے بھی ماں باپ تھے۔ اس کے دور پرے کے چند رشتے دار اور گاؤں کے چند لوگ۔ رحمت کے ماں باپ کے رشتے داران سب کی موجودگی میں رحمت اور حسن شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔ ماں سے محرومی کا دکھ ابھی تازہ تھا مگر اس کے درمیان سے جب رحمت کی محبت کا آبشار پھوٹا تو حسن اس دکھ کو رفتہ رفتہ بھولنے لگا اور آخرکار یہ محبت اس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی۔

حسن اسی گاؤں کے ایک تاجر کے ہاں 20 روپے ماہوار کی ملازمت کرتا تھا۔ اس تنخواہ میں دونوں میاں بیوی عیش کرتے تھے، بلکہ رحمت اپنی مہارت اور کفایت شعاری کی بدولت اس میں سے بھی کچھ نہ کچھ پس انداز کر لیتی تھی اور اسی لیے ان کا گھر جنت بن گیا تھا۔ حسن اور رحمت

Scanned by CamScanner

کو ایک دوسرے کی محبت اور رفاقت میں وقت کے گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ یہاں تک کہ 20 برس گزر گئے۔ انہیں ویسے تو کسی چیز کی کمی نہ تھی مگر رحمت کی گود، ابھی تک خالی تھی، جس کا احساس رحمت کو زیادہ تھا۔ کبھی کبھار حسن کو بھی یہ خیال آتا مگر اس کے لیے رحمت کی محبت ہی سب کچھ تھی اس لیے وہ اس خیال کو سر جھٹک کر اپنے دماغ سے نکال دیتا تھا۔ دن گزرتے گئے اور ایک روز ہندوستان تقسیم ہو گیا اور پاکستان وجود میں آ گیا۔ اس کے بعد بھی لوگ اپنی اپنی پسند کے ملک کی طرف ہجرت کرنے لگے۔ حسن اور رحمت نے بھی ہجرت کی اور پاکستان آ گئے۔ شروع میں وہ ایک کیمپ میں رہے۔ اس کے بعد انہوں نے دوسرے لوگوں کی دیکھا دیکھی تھوڑی بہت چٹائیاں اور چھپر خریدے۔ اور پھر ایک ایسے علاقے میں جھونپڑی بنالی جو شہر کے مضافات میں واقع تھا۔

اس کے بعد وہ ساحل پر پہنچے اور وہاں دوبارہ جھونپڑی کھڑی کی۔ اس سارے کام میں ان کی ساری جمع پونجی ختم ہو گئی۔ بے شک اب حسن بالکل خالی تھا مگر رحمت کی مہارت اور کفایت شعاری کے سبب ان کو سر چھپانے کو جھونپڑی تو مل گئی تھی اب مسئلہ روزگار کا تھا۔ حسن کو اپنا اور اپنی بیوی رحمت کا پیٹ پالنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا، شروع میں حسن نے برف کا گولا گنڈا بنا کر فروخت کیا۔ اس کے لیے اس نے ریڑھی بھی خریدی تھی مگر یہ کام نہیں چل سکا تو اس نے آلو کی پھیری لگائی۔ اس میں کامیابی نہیں ملی تو وہ ایک کارخانے میں ڈیڑھ روپیہ یومیہ اجرت پر کام کرنے لگا۔ مگر اس کارخانے میں کیمیکل کا کاروبار ہوتا تھا جس کی وجہ سے وہ بیمار ہو گیا مگر ملازمت کرتا رہا۔ یہ الگ بات ہے کہ اکثر بیماری کے باعث اسے چھٹیاں کرنی پڑتی تھیں۔ پھر بھی کسی نہ کسی طرح گھر کی گاڑی چلتی رہی اور اس مشقت میں مزید دو برس بیت گئے۔ یہ دو برس حسن اور رحمت کی زندگی کا ایسا نچوڑ تھے جنہوں نے انہیں حقیقت کا آئینہ بھی دکھایا اور لوگوں کے بہروپ بھی دکھا دیئے۔ انہوں نے بہت کچھ دیکھا اور پرکھا، بہت دھوکے بھی کھائے۔ اس کٹھن آزمائش کے دوران ہی رحمت کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوا۔ ایک تو سخت ترین مشکل حالات، مالی تنگی، بھوک، مفلسی اوپر سے بچے کی آمد۔ رحمت اور حسن کو اس کی پیدائش پر وہ خوشی نہ مل سکی جس کی انہیں توقع تھی۔ وہ بے چارے خوشیاں کیسے مناتے؟ خوشیاں منانے کے لیے پیسوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور صحت کی بھی۔ بیمار انسان کیا خاک خوشی منائے گا! بہر حال بچے کی ولادت پر دونوں خوش بہت تھے۔ لیکن غربت کی وجہ سے زچہ اور بچے کا معقول علاج معالجہ نہ ہو سکا اور نہ رحمت کو اچھی خوراک دی جا سکی جس کے بعد رحمت بھی بیمار ہو گئی اور اس کا بچہ بھی۔

اچانک باہر سے حسن کی آواز آئی تو رحمت نے لپک کر اپنی جھونپڑی پر پڑا ہوا ٹاٹ کا پردہ اٹھایا۔ حسن اندر آیا۔ رحمت نے اپنے بچے کو خشک کپڑے پر لٹا دیا اور حسن کے لیے ایک لوٹے میں پانی لے آئی۔ اس کے ہونٹوں پر ایک دلفریب مسکان تھی اور آنکھوں میں سوال۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کام ملا یا نہیں مگر پوچھ نہ سکی۔ حسن کے چہرے پر تھکن نمایاں تھی۔ اس کے ہاتھ دھلوانے کے بعد رحمت نے ایک پلیٹ سے بچا کھچا کھانا اور ایک سوکھی روٹی لا کر حسن کے سامنے رکھ دی۔ حسن بوری پر بیٹھ کر وہ کھانے لگا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ حسن کو بتا دے کہ جو کچھ وہ کھا رہا ہے، یہ آخری ہے۔ اس کے بعد گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہیں ہو گا مگر اس کے ہونٹ نہ کھل سکے۔ وہ حسن کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کھانا کھانے کے بعد حسن پھٹے ہوئے کپڑے پر لیٹ گیا اور اس کے پیروں میں رحمت چادر بچھا کر لیٹ گئی۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ زور زور سے روئے اور خوب چیخ چیخ کر اپنے رب سے فریاد کرے مگر حسن کی خاطر اس نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ لیا۔ ''اس نے کل پھر بلایا ہے۔'' حسن نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا'' آج کام ہو جاتا مگر سیٹھ کو ایک ضروری کام سے جانا پڑ گیا، انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ کل وہ مجھے ملازم رکھ لیں گے اور ایڈوانس بھی دے دیں گے۔ وہ اپنے کاٹھیاواڑ کے ہی ہیں۔''

Scanned by CamScanner

رحمت نے حسن باتیں بے دلی سنیں۔ وہ جانتی تھی کہ حسن اس کی تسلی کے لیے ہر روز جھوٹ بولتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ اسے کوئی ملازم رکھنا چاہتا ہے، نہ کوئی اس سے وعدہ کرتا ہے اور نہ اسے ملازمت ملے گی۔ یہ سوچتے سوچتے اس کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلے۔ صبح حسن ایک بار پھر خالی پیٹ باہر نکل گیا۔ ویسے تو حسن کے اس طرح خالی پیٹ گھر سے جانے کو رحمت برداشت نہیں کر سکتی تھی مگر آج۔ آج اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بے حس ہو گئی ہے۔ نہ اس نے حسن کو روکا نہ اس سے ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ خالی خالی نظروں سے اسے جاتے دیکھتی رہی، جب دکھ اور تکلیف انسان کی برداشت سے باہر ہو جائیں تو محبت کی جگہ نفرت، بیزاری اور چڑچڑاہٹ لے لیتی ہے۔ اچانک رحمت کو یہ احساس ہوا کہ تلاش روزگار اور حصول معاش کے ضمن میں اس نے اپنے شوہر کی آج تک کوئی مدد نہیں کی ہے جبکہ اسے حسن کی مدد کرنی چاہیے تھی۔ پہلے وہ گھروں میں ماسی کا کام کرتی تھی مگر جب اس نے یہ محسوس کیا کہ جگہ جگہ بھوکے بھیڑیے اور خونی درندے بیٹھے ہیں تو اس نے دوسروں کے گھروں میں کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر اب اسے کام کی ضرورت تھی، شوہر کا ہاتھ بٹانا تھا، اس کا بوجھ کم کرنا تھا اس لیے وہ سوچ بچار میں لگ گئی۔ رحمت اپنے گھر سے باہر جا کر کام کرے، یہ بات حسن کو پسند نہ تھی۔ مگر اب رحمت نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ضرور کام کرے گی اور اپنے شوہر کی مدد کرے گی، اپنے بچے کی ضروریات پوری کرے گی۔

شریف گھرانوں کا کام کاج کر کے اپنے بچے کی بھوک کا سامان کر سکتی ہوں۔ اپنے شوہر کو ٹھوکروں سے بچا سکتی ہوں۔ رہی بات میری عزت کی تو وہ کونسا مجھے کھانے کو دے رہی ہے۔ اس عزت نے مجھے کیا دیا ہے؟ بھوک، مفلسی، غربت، دھکے، ناکامیاں، فاقے...... میرا شوہر حسن میرے لیے اور اپنے بچے کے لیے دن رات جدوجہد کر رہا ہے۔ دھکے کھا رہا ہے مگر بے چارہ ناکام ہے۔ اس میں اس کا کیا قصور ہے۔ اب میں ہمت کروں گی اور اپنے لیے عیش و عشرت کی چیزیں خریدوں گی اور وہ سب کچھ حاصل کروں گی جس کے لیے آج تک ترستی رہی ہوں۔ اس منفی سوچ نے رحمت پر کچھ اس طرح حملہ بول دیا تھا کہ وہ اس کے غلبے سے نہ بچ سکی اور اس آخر اس کے آگے ہار گئی۔ اس وقت حسن حسب معمول اپنے لیے روٹی کی تلاش میں صبح سے نکلا ہوا تھا۔ رحمت کا ننھا منا بیٹا سو رہا تھا۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کی بھوک خاطر اس کی ماں نے کیا فیصلہ کر ڈالا ہے۔ رحمت نے محسوس کیا کہ اس کے بچے کو بخار ہے کیونکہ وہ ہلکے ہلکے سانس لے رہا تھا۔ اسے ڈاکٹر کو دکھانے کے لیے بھی پیسوں کی ضرورت تھی۔

خودکشی کا ارادہ کیا پھر بچے کی خاطر فیصلہ ملتوی کر دیا۔ وہ مطمئن تھی۔ تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھوں میں جو الجھن اور دنیا کے لیے جو نفرت تھی وہ بھی غائب ہو چکی تھی۔ وہ بستر پر لیٹی ہی تھی کہ کچھ ہی دیر بعد حسن خوش خوش گھر میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سو روپے کا نوٹ دبا ہوا تھا۔ وہ خوشی سے بے قابو ہو گیا اور رحمت کا ہاتھ پکڑ کر لگ بھگ ناچنے لگا۔

"یہ دیکھ...... سو روپے...... مجھے ملازمت مل گئی ہے۔" وہ کہہ رہا تھا "سیٹھ صاحب نے ایک ماہ کی تنخواہ ایڈوانس دی ہے۔ اب ہمارے برے دن گئے، ہمارے اچھے دن آ گئے۔ رحمت نے اپنے آنسوؤں کو بڑی مشکل سے روکا اور مسکرانے کی کوشش کرنے لگی مگر اس کا دل پھٹے جا رہا تھا۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ چیخ چیخ کر رو دے۔" رحمت! دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں۔" حسن نے کہا "ہم ناحق پوری دنیا کو برا کہتے تھے۔"

"تو کیا ہمارا نصیب آج سے پہلے سویا ہوا تھا؟ رحمت نے رندھی ہوئی آواز میں سوال کیا۔ حسن اس کی بات کو شاید سن ہی نہیں سکا تھا۔ وہ تو اپنی خوشی کے سامنے یہ بھی نہیں دیکھ رہا تھا کہ رحمت نے آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا کہ حسن خوش ہو اور وہ خوش نہ ہو۔ یہ اپنے نصیب کی بات تھی۔

(بشکریہ: کتاب "پاکستانی گجراتی ادب" شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد)

کریمی سویاں

اجزاء: سویاں ایک کپ، سبز الائچی آٹھ یا دس عدد، دودھ ڈیڑھ لیٹر، بادام کی گری آدھا کپ، چینی ایک پاؤ، بالائی ایک کپ، گھی آدھا پاؤ۔

ترکیب: گھی میں الائچی کو کڑکڑائیں اور اس پر سویاں ڈال کر سرخ کریں۔ چینی میں تھوڑا سا پانی ڈال کر قوام تیار کرلیں۔ دودھ کو پکائیں اور سکھا کر آدھا کلو کرلیں سویاں سرخ ہوجائیں تو اوپر چینی کا قوام ڈال دیں اور ساتھ دودھ میں بالائی ملا کر ڈال دیں ہلکی آنچ پر پکنے دیں اور جب دودھ خشک ہوجائے تو دم پر لگادیں ساتھ ہی کیوڑے میں دو چار الائچی پیس کر ملائیں اور اوپر سے ڈال دیں۔ دم پر آنے پر اتار لیں اور فوراً کانٹے کر سویوں کو ذرا گودیں تاکہ جم نہ جائیں گرم گرم استعمال کرنی چاہئیں۔ ٹھنڈی بھی مزیدار ہوں گی۔ لیکن اتنی نہیں جتنی کہ گرم مزہ دیں گی۔

لیموں کا اچار

اجزاء: لیموں ایک کلو، نمک تین کھانے کے چمچ، کالا نمک پانچ کھانے کے چمچ، لال مرچ تین کھانے کے چمچ، اجوائن ایک چائے کا چمچ، شکر دو پیالی، گرم مصالحہ دو چائے کے چمچ۔

ترکیب: لیموں کو دھو کر چار کٹ لگادیں۔ اس میں تمام مصالحے اچھی طرح لگا کر مرتبان میں ڈال دیں اور ڈھانپ کر تقریباً ایک ماہ روزانہ دھوپ میں رکھیں۔ یہ اچار جتنے زیادہ دن دھوپ میں رکھیں گے اتنا ہی مزیدار ہوگا۔

پوری

اجزاء: میدہ ایک کپ، آٹا ایک کپ، نمک آدھا چائے کا چمچ، تیل چار کھانے کے چمچ، بیکنگ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، پانی گوندھنے کے لئے، تیل تلنے کے لئے۔

ترکیب: پہلے میدہ، آٹا، نمک، تیل اور بیکنگ پاؤڈر ملا کر پانی سے اچھی طرح گوندھ لیں۔ اب پوریاں بنا کر گرم تیل میں ڈیپ فرائی کرلیں۔ گرم گرم سرو کریں۔

چکن یخنی

اجزاء: مرغی کی ہڈیاں دس سے بارہ عدد، لہسن بغیر چھلکے ہوئے چھ عدد، نمک حسب ذائقہ، تیزپات ایک عدد، کالی مرچ بارہ عدد، پانی ڈیڑھ لیٹر۔

ترکیب: مرغی کی ہڈیاں لے کر صاف دھولیں پھر ڈیڑھ لیٹر پانی تھوڑا نمک، ایک تیزپات کا پتہ، لہسن کے جوے، کالی مرچ ڈال کر ابال لیں پھر چھان لیں۔ چکن یخنی تیار ہے۔ یہ یخنی ہر سوپ میں استعمال ہوسکتی ہے۔

میٹھی ٹکیاں

اجزاء: میدہ ایک کپ، سوجی ایک کپ، گھی یا مکھن (پھیکا) آدھا

Scanned by CamScanner

کپ، چینی آدھا کپ، چھوٹی الائچی چٹکی بھر (پسی ہوئی)، کھوپرا ایک چوتھائی کپ (پسا ہوا)۔

ترکیب: سب اشیاء ملا کر آٹے کی طرح گوندھ لیں۔ ہتھیلی کی مدد سے خوب اچھی مسلیں، سخت پیڑا بنالیں اور بیل کو موٹی روٹی کی شکل دیں اور پھر کٹر کی مدد سے کسی بھی شکل کی چھوٹی ٹکیاں کاٹ لیں۔ ہلکی آنچ پر کم تیل میں ہلکی براؤن تل لیں۔ میٹھی ٹکیاں کا آٹا آپ گوندھ کر فریج میں رکھ سکتے ہیں ایک ہفتہ تک خراب نہیں ہوتا۔

چاول کی کھیر

اجزاء: چاول ایک چھٹانک، دودھ دو کلو، چینی ایک پاؤ، کیوڑہ حسب پسند، عرق گلاب حسب پسند، الائچی حسب پسند، بادام پستہ ایک چھٹانک

ترکیب: چاول کافی دیر تک پانی میں بھگودیں۔ اب ان کو دودھ میں ڈال کر پکائیں۔ دودھ خشک ہونے پر اس میں چینی ڈال دیں اس دوران چمچہ چلاتے رہیں پھر الائچی کے دانے اور کیوڑہ کا عرق ڈالیں۔ یہ مرکب تیار ہوجانے کی صورت میں اسے برتنوں میں ڈالیں اور گری، بادام، پستے کی گریاں باریک کاٹ کر ڈال دیں اور چاندی کے ورق لگا کر پیش کریں۔

مچھلی کا سالن

اجزاء: مچھلی کے سلائس سات سے آٹھ عدد، نمک حسب ذائقہ لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچہ، سرکہ دو کھانے کے چمچے، مچھلی کے سلائس پر نمک لہسن پیسٹ سرکہ لگا کر تھوڑی دیر رکھیں، پیاز (بڑی) ایک عدد، نمک حسب ذائقہ، دہی آدھا کپ، میتھی دانہ آدھا چائے کا چمچہ، تیل آدھا کپ، سوکھی میتھی آدھا چائے کا چمچہ لہسن ادرک پیسٹ ایک کھانے کا چمچہ، لال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچہ، ہلدی پاؤڈر 1/4 چائے کا چمچہ، دھنیا پاؤڈر ایک چائے کا چمچہ، گرم مصالحہ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچہ، ہرا دھنیا ہری مرچیں گارنشنگ کے لئے (باریک چوپ کرلیں)

ترکیب: ایک کڑاہی میں تیل گرم کرکے اس میں پیاز لائٹ براؤن کرکے نکال لیں اور اسی تیل میں میتھی دانہ ڈال کر کڑکڑائیں۔ اب لہسن ادرک پیسٹ، نمک، ہلدی پاؤڈر، لال مرچ پاؤڈر اور دھنیا پاؤڈر ڈال کر بھونیں پھر دہی میں براؤن پیاز ملا کر پیس لیں اور مصالحہ میں ڈال کر میرینیٹ مچھلی کے سلائس سالن میں ڈال کر کپڑے سے کڑاہی پکڑ کے ہلائیں اور ڈھکن لگا کر پکائیں دہی کا پانی خشک ہوجائے تو گرم مصالحہ پاؤڈر، سوکھی میتھی، ہرا دھنیا، ہری مرچیں ڈال کر چپاتی سادے چاول کے ساتھ پیش کریں۔

کڑاھی مغز

اجزاء: مغز دو عدد، پیاز بڑی ایک عدد، ٹماٹر دو عدد، دہی دو کھانے کے چمچے، لال مرچ ایک کھانے کا چمچہ، دھنیا ایک چائے کا چمچہ، ہلدی ایک چائے کا چمچہ، زیرہ ایک چائے کا چمچہ، ادرک لہسن دو کھانے کے چمچے، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچہ، نمک حسب ذائقہ، تیل آدھی پیالی، ہری مرچ، ہرا دھنیا حسب منشاء، قصوری میتھی آدھا چائے کا چمچہ۔

ترکیب: مغز ابال کر صاف کرلیں پھر اس کے ٹکڑے کرلیں۔ ایک پین میں تیل گرم کرکے پیاز کاٹ کر سنہری تل لیں پھر ادرک، لہسن، لال مرچ، ہلدی، دھنیا، زیرہ اور تھوڑا پانی ڈال کر بھونیں بعد از اں ٹماٹر اور دہی ڈال کر تیز آنچ پر بھونیں، ٹماٹر گل جائیں، تیل اوپر آجائے تو ابلا ہوا مغز ڈال کر چند منٹ تک پکائیں۔ پھر اسے دم پر رکھ دیں۔ اب قصوری میتھی، ہری مرچ، ہرا دھنیا ڈال کر دو منٹ رکھ دیں۔

☆ روٹی کے برتن میں ایک چھوٹا سا ادرک کا ٹکڑا رکھ دیں تو روٹی سارا دن تازہ رہے گی۔

☆ ایک چائے کا چمچ کلونجی دو گلاس پانی میں ڈال کر ابال لیں اور اس پانی سے کلیاں کریں منہ کے چھالے ختم ہوجائیں گے۔

Scanned by CamScanner

کلرک

☆ایک نوجوان نے فقیر کو پچاس پیسے کا سکہ دیا اور کہا: ''میں ایک کلرک ہوں، میری ترقی کے لیے دعا کیجیے۔'' یہ سن کر فقیر کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ کلرک نے پوچھا: ''کیا ہوا بابا! آپ رونے کیوں لگے؟'' فقیر نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا: ''تمھاری ترقی کے لیے کیا دعا کروں میں خود ایک کلرک ہوں۔''

تحریر

☆ایک صاحب کی تحریر بہت خراب تھی۔ انھوں نے سوچا کہ بچوں کے لیے ایک ماسٹر رکھ لیں۔ انھوں نے اخبار میں ایک اشتہار لکھ کر بھیج دیا۔ جب اخبار میں اشتہار آیا تو اس طرح کا تھا: ''بچوں کی پٹائی کے لیے ایک ہنٹر کی ضرورت ہے۔''

انتظار

☆ایک بچہ اسکول دیر سے پہنچا تو استانی نے کہا: ''تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اسکول آٹھ بجے شروع ہوجاتا ہے۔'' بچے نے معصومیت سے کہا: ''مس وقت کی پابندی ضروری ہے آپ میرا انتظار مت کیا کریں اور پڑھائی شروع کردیا کریں۔''

ہوٹل

☆ایک ہوٹل کے مالک نے مسافروں کی سہولت کے لیے کمروں میں نوٹس لگا رکھے تھے جن پر تحریر تھا کہ ہوٹل چھوڑنے سے پہلے تمام چیزوں کا جائزہ لے لیں کہیں آپ کوئی چیز چھوڑے تو نہیں جا رہے ہیں۔ اسی رات دو دوست ہوٹل میں ٹھہرے۔ دوسرے دن علی الصباح جب انہوں نے ہوٹل چھوڑا تو اپنے بیگ میں دروازوں، کھڑکیوں کے پردوں کے علاوہ چھوٹا موٹا سامان بھی لے گئے۔ اطلاع ملنے پر ہوٹل کا مالک کمرے میں داخل ہوا تو اسے نوٹس بورڈ پر ایک پرچا لگا ہوا نظر آیا جس پر لکھا تھا یاد دہانی کا بہت شکریہ ہم نے کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے سوائے ان دو مسہریوں کے جنھیں اٹھانا ہمارے بس کی بات نہ تھی۔

ڈاکٹر

☆ڈاکٹر: (مریض سے) اب تم تندرست نظر آ رہے ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم نے میری ہدایت کے مطابق آب وہوا تبدیل کی تھی۔ مریض: جی ہاں۔ ڈاکٹر: کہاں گئے تھے؟ مریض: ایک دوسرے ڈاکٹر صاحب کے پاس۔

عینک

☆پروفیسر: میں اس وقت بڑی پریشانی کے عالم میں ہوں۔ دوست: کیا پریشانی ہے پروفیسر صاحب؟ پروفیسر: میری عینک کھوگئی ہے جب تک وہ نہ مل جائے، میں اسے کیسے ڈھونڈ سکتا ہوں۔

کھانا

☆گاہک ہوٹل کے منیجر کو بلاؤ میں یہ کھانا نہیں کھا سکتا۔ ویٹر: جناب

Scanned by CamScanner

ان کو بلانے کا کوئی فائدہ نہیں وہ بھی یہ کھانا نہیں کھائیں گے۔

شاپنگ

☆ بیوی شاپنگ سے واپسی پر لدی ہوئی گھر پہنچی اور شوہر کو مدد کے لئے پکارا۔شوہر نے بیوی کے ہاتھ سے ایک ڈبہ لیتے ہوئے خوشگوار موڈ میں کہا: ''لگتا ہے اس میں کھانے کی کوئی چیز ہے۔'' ''ہاں تم نے بالکل صحیح پہچانا۔اس میں نئے سینڈل ہیں۔'' بیوی نے اطمینان سے جواب دیا۔

نظر

☆ مریض (ڈاکٹر سے): جناب مجھے یہ مرض ہے کہ مجھے ہر چیز کے دو نظر آتے ہیں۔اس کا کوئی علاج تجویز کریں۔ڈاکٹر: تم چاروں حضرات کو یہی مرض ہے یا صرف ایک کو؟

الٹے

☆ ایک دیہاتی نے بڑی مشکل سے پوری اے،بی،سی،ڈی یاد کی۔ایک دن اس کی ملاقات ایک شہری سے ہوئی اس نے شہری سے پوچھا ''بابو جی آپ کی تعلیم کتنی ہے؟'' شہری بولا: ''بی اے''۔دیہاتی نے کہا ''دو لفظ پڑھے وہ بھی الٹے۔''

کل

☆ ایک بچہ پہلے دن اسکول سے چھٹی کے بعد جب گھر واپس آیا تو ماں نے خوشی سے پوچھا: ''بیٹا پڑھ آئے؟''۔بچے نے جواب دیا: ''نہیں امی کل پھر جانا ہے۔''

پروانہ

☆ استاد (شاگرد سے) بتاؤ پروانہ کسے کہتے ہیں؟ شاگرد: جس کو کسی کام کی پرواہ نہ ہو۔

محتاج

☆ راہ گیر نے فقیر سے پوچھا: ''آپ بھیک کیوں مانگتے ہیں؟'' فقیر نے سادگی سے جواب دیا: ''اس لیے تاکہ کچھ پیسے مل جائیں اور میں کسی کا محتاج نہ رہوں۔''

وقت

☆ دیہاتی (اسٹیشن ماسٹر سے) ''بابو! تین بجے والی گاڑی کب آئے گی؟'' اسٹیشن ماسٹر (مسکراتے ہوئے) ''دو بج کر ساٹھ منٹ پر۔'' دیہاتی: ''میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ گاڑی کا وقت بدل گیا ہوگا۔''

ٹیکسی

☆ مالک نے ملازم سے کہا: ''فوراً جاؤ اور کوئی خالی ٹیکسی لے آؤ۔'' ملازم چلا گیا اور آدھے گھنٹے کے بعد واپس آ کر کہنے لگا: ''مالک! ٹیکسیاں تو بہت ہیں لیکن خالی کوئی نہیں۔ہر ایک میں کوئی نہ کوئی ضرور بیٹھا ہوتا ہے۔''

جھاڑو

☆ جھاڑو بیچنے والا گلی میں آواز لگا رہا تھا۔اس نے ایک عورت سے کہا: ''بی بی جی! جھاڑو لے لو۔'' عورت نے کہا: ''مجھے جھاڑو کی ضرورت نہیں لیکن تم میرے پڑوس میں ضرور پوچھ لو کیونکہ ان کی جھاڑو ہم استعمال کر رہے ہیں۔

سنچری

☆ مریض (ڈاکٹر سے) ''میں کئی دنوں سے خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں کرکٹ کھیل رہا ہوں۔'' ''یہ دوا کھا لیجئے خواب آنا بند ہو جائیں گے۔'' ڈاکٹر نے کہا۔ ''لیکن یہ دوا میں آج نہیں کل کھاؤں گا۔'' ''مگر کیوں؟'' ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا۔ ''آج میری سنچری بننے کی امید ہے۔'' مریض نے جواب دیا۔

کام

☆ یہ بھیک مانگنے کا نیا انداز ہے کہ تم ایک کے بجائے دونوں ہاتھوں میں پیالے لیے ہوئے ہو! خاتون نے فقیر سے پوچھا۔فقیر بولا: بات دراصل یہ ہے کہ میرا ساتھی فلم دیکھنے گیا ہوا ہے اور اپنا کام بھی میرے حوالے کر گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

دسمبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد عمیر محمد انیس محمد صدیق کاپڑیا کا رشتہ عروبہ محمد عامر محمد موسیٰ کوٹری والا سے طے ہوا	3دسمبر2019ء
2	عبدالباسط محمد احسن محمد امین بھوری کا رشتہ اریبہ محمد طارق عبدالعزیز کیسودیا سے طے ہوا	4دسمبر2019ء
3	محمد عامر محمد یونس رحمت اللہ دوجکی کا رشتہ رخسار محمد امین عبدالغفار پٹیل سے طے ہوا	6دسمبر2019ء
4	محمد محسن محمد حنیف ایوب غازی کا رشتہ صبا حاجی سلیم محمد عمر سے طے ہوا	7دسمبر2019ء
5	محمد خضر عبدالجبار حاجی عبدالستار ڈنڈیا کا رشتہ زلیخا امان اللہ محمد یونس اندھا سے طے ہوا	7دسمبر2019ء
6	محمد شایان محمد الطاف محمد یونس راوڈا کا رشتہ سمیعہ الطاف حسین محمد احمد کھاتانی سے طے ہوا	7دسمبر2019ء
7	فیضان احمد محمد عرفان عبدالستار اڈوانی کا رشتہ ہمنا محمد بشیر عبدالستار ہڈمن سے طے ہوا	10دسمبر2019ء
8	محمد وقاص جنید عبدالعزیز دادا کا رشتہ اقراء محمد رضوان محمد صدیق ڈنڈیا سے طے ہوا	11دسمبر2019ء
9	علی محمد حبیب عبدالغنی بھوت کا رشتہ انعم آمنہ عبدالرشید عبدالستار رانگوروالا سے طے ہوا	11دسمبر2019ء
10	محمد عادل محمد نوید عبدالرزاق تھاپلا والا کا رشتہ شیزل توصیف عبدالرزاق کسباتی سے طے ہوا	11دسمبر2019ء
11	زید عبدالجبار محمد حسین بیچوڈا کا رشتہ زینب محمد سلیم ہارون واگیر سے طے ہوا	12دسمبر2019ء
12	نعمان عبداللہ محمد انور عبداللہ کھاتانی کا رشتہ شفق محمد آصف عمر بلا سے طے ہوا	12دسمبر2019ء
13	نعمان الطاف حسین ابا عمر انکھا والا کا رشتہ عروج محمد وسیم حسین ایدھی سے طے ہوا	12دسمبر2019ء
14	اسامہ محمد ایوب عبدالرزاق سون کا رشتہ سارہ عبدالجبار عبدالستار ایدھی سے طے ہوا	14دسمبر2019ء
15	محمد عظیم محمد صدیق محمد عثمان بھنگڑا کا رشتہ شفا محمد حنیف عبدالعزیز ایدھی سے طے ہوا	14دسمبر2019ء
16	محمد خرم محمد منیر ابا عمر بدی کا رشتہ امبرین عبدالقادر عثمان عمر پھول والا سے طے ہوا	14دسمبر2019ء
17	محمد بلال عبدالرزاق حاجی رحمت اللہ بالاگام والا کا رشتہ سارہ محمد متین عبدالغنی پولانی سے طے ہوا	16دسمبر2019ء

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
18	عدیل غلام حسین عبدالرزاق ہالاری کا رشتہ رابعہ الطاف سلیمان کاپڑیا سے طے ہوا	16 دسمبر 2019ء
19	اسامہ محمد رفیق جان محمد جانگڑا کا رشتہ رابعہ لیاقت علی عثمان غنی وڈوان والا سے طے ہوا	16 دسمبر 2019ء
20	محمد حسنین محمد شعیب جان محمد داگیر کا رشتہ زینب کاشان حاجی عبدالقادر ساملا سے طے ہوا	16 دسمبر 2019ء
21	محمد حسن محمد علی عبدالستار ناوریا کا رشتہ سدرہ عبدالرشید محمد داؤد جاکوانی سے طے ہوا	17 دسمبر 2019ء
22	محمد زین العابدین ابوطالب حسین آدم مل والا کا رشتہ ایمن عبدالقادر ابا علی مدراس والا سے طے ہوا	17 دسمبر 2019ء
23	محمد وہاج محمد اسلم محمد یوسف بھوری کا رشتہ فردوس عرفان زکریا ایدھی سے طے ہوا	19 دسمبر 2019ء
24	زاہد عبدالرؤف حبیب بلوانی کا رشتہ حسنہ عبدالرؤف محمد اسماعیل شیوانی سے طے ہوا	19 دسمبر 2019ء
25	شیخ حسین محمد سلیم رحمت اللہ سرمہ والا کا رشتہ عیمہ عبدالجبار محمد اسماعیل بلوانی سے طے ہوا	19 دسمبر 2019ء
26	محمد صفوان الطاف حاجی حسین ورند کا رشتہ مریم محمد امین عیسٰی لکھ سے طے ہوا	19 دسمبر 2019ء
27	وقاص عبدالغنی حاجی عثمان کوڈ داوی کا رشتہ مریم محمد منیر محمد صدیق کیسودیا سے طے ہوا	20 دسمبر 2019ء
28	محمد عبداللہ محمد شاہد محمد صدیق کھڑیا والا کا رشتہ سندس محمد ریاض محمد یوسف مشتاق سے طے ہوا	20 دسمبر 2019ء
29	اویس رضا عبدالرحیم عبدالعزیز مینڈھا کا رشتہ سحرش محمد عرفان محمد عارف جھنڈیرا سے طے ہوا	20 دسمبر 2019ء
30	حسنین حاجی عارف حاجی عبدالستار ویکری والا کا رشتہ سارہ حاجی محمد اسلم عبدالستار جانگڑا سے طے ہوا	21 دسمبر 2019ء
31	زین العابدین محمد اشفاق عبدالستار بالاگام والا کا رشتہ رابعہ محمد اشرف رحمت اللہ ناویڈیا سے طے ہوا	21 دسمبر 2019ء
32	محمد شارق محمد پرویز عبدالستار ریرا کا رشتہ رابعہ محمد انور غلام محمد سوتھر والا سے طے ہوا	21 دسمبر 2019ء
33	محمد اویس الطاف تار محمد جانگڑا کا رشتہ شفا محمد الطاف محمد ہارون موٹلیا سے طے ہوا	21 دسمبر 2019ء
34	آدم الطاف سلیمان موسانی کا رشتہ مہک محمد عمران عبدالعزیز کوڑیا سے طے ہوا	26 دسمبر 2019ء
35	حسن رضا محمد طارق عبدالکریم کھاتانی کا رشتہ اریبہ محمد مناف محمد یوسف کھاتانی سے طے ہوا	28 دسمبر 2019ء
36	ارقم محمد حسین اسماعیل ایدھی کا رشتہ اقصٰی عمران جان محمد سے طے ہوا	28 دسمبر 2019ء
37	محمد ارسلان محمد شبیر ولی محمد مانڈویا کا رشتہ شفق ناز جاوید عبدالعزیز دوجکی سے طے ہوا	28 دسمبر 2019ء

Scanned by CamScanner

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے

(شادی خانہ آبادی)

دسمبر2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	حسن محمد اشرف سلیمان کسباتی کی شادی ثمرہ عبدالرزاق تار محمد بدی سے ہوئی	6دسمبر2019ء
2	احسن عبدالرحمٰن عبدالستار آجکیا کی شادی ماہین محمد عثمان ابوطالب کھاتانی سے ہوئی	6دسمبر2019ء
3	باسط علی نجیب شریف جانگڑا کی شادی مریم محمد عرفان گل محمد ایدھی سے ہوئی	6دسمبر2019ء
4	فرقان غلام حسین قاسم لدھا کی شادی سارہ غنی عبدالستار چھٹی سے ہوئی	7دسمبر2019ء
5	حارث عبدالحبیب عبدالرزاق ورند کی شادی عریشا محمد یونس محمد ہارون گھوڈا سے ہوئی	8دسمبر2019ء
6	محمد دانش محمد اشرف محمد صدیق جانگڑا کی شادی توشابہ بانو شبیر احمد عبدالقادر چاند سے ہوئی	8دسمبر2019ء
7	محمد مصطفیٰ محمد سلیم سلیمان کوڈواوالا کی شادی تحریم تنویر عبدالستار رنگوا سے ہوئی	8دسمبر2019ء
8	محمد ریحان محمد حنیف محمد صدیق درویش کی شادی سکینہ محمد امین محمد شکور پھول والا سے ہوئی	9دسمبر2019ء
9	تحسین سلیم عبدالستار کسباتی کی شادی ایمن محمد حنیف عبدالستار جانگڑا سے ہوئی	11دسمبر2019ء
10	محمد آصف محمد یوسف محمد صدیق بجرم چاری کی شادی عائشہ محمد حافظ محمد اسماعیل نور سیر سے ہوئی	13دسمبر2019ء
11	الیاس محمد قاسم علی محمد ویکری والا کی شادی منا حل الطاف حسین حاجی اسماعیل مینڈھا سے ہوئی	13دسمبر2019ء
12	محمد ارسلان محمد اشفاق عبدالعزیز کوٹری والا کی شادی شفا محمد جاوید احمد عبدالرحمٰن کتیانہ سے ہوئی	13دسمبر2019ء
13	سلمان محمد رفیق عبدالستار کھاتانی کی شادی شفق محمد جاوید عبدالشکور سوریا سے ہوئی	13دسمبر2019ء
14	حمزہ محمد اشرف صدیق بھوڈا کی شادی ماہم فیصل عبدالرزاق مختی سے ہوئی	13دسمبر2019ء
15	محمد مبشر محمد زبیر عبدالستار موٹا کی شادی عمیمہ محمد انیس عبدالعزیز بھائی سے ہوئی	14دسمبر2019ء

Scanned by CamScanner

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
18دسمبر2019ء	محمد سلیمان محمد عمر علی محمد اڈوانی کی شادی قلزنگل احمد عبدالستار توتا تکیا سے ہوئی	16
19دسمبر2019ء	محمد احمد زبیر ابا طیب بھرم چاری کی شادی حیا اشفاق احمد عبدالرزاق وڈالا والا سے ہوئی	17
20دسمبر2019ء	محمد علی عبدالغنی رحمت اللہ کھاتانی کی شادی مریم محمد حسین ابا علی کھاتانی سے ہوئی	18
20دسمبر2019ء	سعد اقبال عثمان کھاتانی کی شادی اسرا احمد یوسف محمد صدیق بھرم چاری سے ہوئی	19
20دسمبر2019ء	شہزاد عبدالروف سلیمان دوچکی کی شادی اقرا محمد بشیر عبدالستار میمیا سے ہوئی	20
20دسمبر2019ء	محمد بلال عبدالرزاق حاجی رحمت اللہ بالاگام والا کی شادی سارہ محمد متین عبدالغنی پولانی سے ہوئی	21
21دسمبر2019ء	حسن رضا محمد اسماعیل محمد سلیمان موسانی کی شادی رافعیہ عبدالغفار محمد حسن عربین سے ہوئی	22
22دسمبر2019ء	اسامہ یوسف عبدالرزاق جانگڑا کی شادی سعدئی محمد صابر ابا طیب گاڈگ والا سے ہوئی	23
22دسمبر2019ء	سرمد سکندر محمد حسین ورعد کی شادی فاطمہ زکریا جان محمد کوگیتا سے ہوئی	24
22دسمبر2019ء	محمد طلحہ زبیر محمد عمر سرسروالا کی شادی نیہا عدنان خان انور خان سے ہوئی	25
22دسمبر2019ء	مزمل یونس صدیق کھادیلی کی شادی عائشہ آصف محمد قاسم کھاتانی سے ہوئی	26
24دسمبر2019ء	عالیان محمد سلیم عبدالعزیز جانگڑا کی شادی خلود عبدالجبار محمد ایوب کالیا سے ہوئی	27
25دسمبر2019ء	اسامہ محمد اقبال محمد اسماعیل ایدھی کی شادی اقصیٰ محمد زاہد غلام حسین سلاٹ سے ہوئی	28
25دسمبر2019ء	محمد مظفر محمد آصف عبدالعزیز گیری کی شادی ثوبیہ محمد ریاض عبداللہ کھاتانی سے ہوئی	29
25دسمبر2019ء	فیصل محمد جاوید عبدالعزیز اڈوانی کی شادی عائشہ محمود عبدالقیوم مغل سے ہوئی	30
25دسمبر2019ء	محمد احمد رضا محمد علی محمد ابراہیم جانگڑا کی شادی عریبہ غلام قادر عبداللہ بدو سے ہوئی	31
26دسمبر2019ء	سعد الطاف جان محمد کھاتانی کی شادی عائشہ محمد یوسف قاسم اڈوانی سے ہوئی	32
26دسمبر2019ء	احمد یعقوب عبدالستار غازی پورہ کی شادی انسہ شیخ کریم احمد شیخ ظہور احمد سعید سے ہوئی	33
27دسمبر2019ء	اویس رضا محمد ابراہیم محمد سلیمان موسانی کی شادی سعدیہ محمد اسماعیل محمد سلیمان موسانی سے ہوئی	34
27دسمبر2019ء	سبحان عبدالکریم محمد قاسم جانگڑا کی شادی زینب محمد فاروق عبداللطیف سمیگا والا سے ہوئی	35
27دسمبر2019ء	عمران نورالعین حاجی عبداللطیف کلمیسر والا کی شادی سحر محمد عمران عبدالکریم موسانی سے ہوئی	36

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
37	عبدالمعیز محمد جاوید عبدالرزاق جانگڑا کی شادی فاطمہ الطاف محمد یوسف پدھا سے ہوئی	27 دسمبر 2019ء
38	محمد بلال محمد اشرف اباہارون راوڈا کی شادی رقیہ محمد فاروق محمد عیسیٰ مون سے ہوئی	27 دسمبر 2019ء
39	محمد علی محمد سلیم رحمت اللہ کھاتانی کی شادی جویریہ محمد شہزاد احمد قاسم کھاتانی سے ہوئی	27 دسمبر 2019ء
40	حسنین محمد اشرف ولی محمد جانگڑا کی شادی اقرا محمد سلطان محمد سلیمان ایدھی سے ہوئی	27 دسمبر 2019ء
41	ثاقب محمد حنیف اسماعیل ایدھی کی شادی حفصہ الطاف اسماعیل ایدھی سے ہوئی	27 دسمبر 2019ء
42	عبدالغنی محمد امین اباعلی کابلا کی شادی منائل محمد جاوید عبدالعزیز ہالاری سے ہوئی	27 دسمبر 2019ء
43	نبیل محمد ذکر محمد سلیمان موسانی کی شادی حیا محمد منیر عبدالرزاق ایدھی سے ہوئی	28 دسمبر 2019ء
44	محمد عرفان محمد شوکت عبدالحبیب گنجا کی شادی بسمہ محمد انور نور محمد بھیسانیا سے ہوئی	28 دسمبر 2019ء
45	عمیش حاجی توفیق حاجی جان محمد نوا کی شادی اقرا ذکر احمد احمد اڈوانی سے ہوئی	28 دسمبر 2019ء
46	محمد علی محمد آصف عبدالعزیز بھوری کی شادی تحینا محمد یاسین عبدالمجید واڑی والا سے ہوئی	29 دسمبر 2019ء
47	عدیل غلام حسین عبدالرزاق ہالاری کی شادی رابعہ الطاف سلیمان کاپڑیا سے ہوئی	29 دسمبر 2019ء
48	بلال عبدالعزیز شریف چوٹاوالا کی شادی اقرا عبدالرزاق محمد اسماعیل ہالاری والا سے ہوئی	29 دسمبر 2019ء

انتقال پرملال

26 نومبر 2019ء   افروز طیب عبدالکریم کابا بیوہ اللہ رکھا طیب جانگڑا   عمر 79 سال

عربی کہاوت

لذیذ ترین نعمت

وہ لقمہ: سب سے بہتر ہے کہ جس کو آدمی خود اپنی محنت سے کماتا ہے

وہ لقمہ: زندگی کی نعمتوں میں سب سے افضل ہے کہ

جس کو آدمی بے ساختہ، رغبت سے کھاتا ہے

Scanned by CamScanner

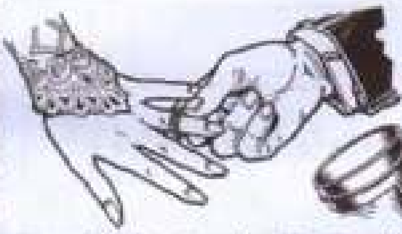

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

دسمبر 2019ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	عمار حسین زاہد حسین غلام حسین پاپن کا رشتہ سکینہ محمد حنیف عبدالحبیب پولانی سے طے ہوا	7 دسمبر 2019ء
2	سعد عبدالقدیر محمد عثمان قاسمانی کا رشتہ عائشہ محمد یوسف عبداللطیف غازی پورہ سے طے ہوا	14 دسمبر 2019ء
3	محمد جنید عبدالوہاب محمد عمر کوڈا کا رشتہ وجیہ عمران عمر موسانی سے طے ہوا	24 دسمبر 2019ء

شادی مبارک

☆ محمد فہد محمد امین عبدالستار اوساوالا کی شادی رشا ابراہیم ابا علی تولہ سے ہوئی 25 اکتوبر 2019ء

☆...... Muhammad Fahad Muhammad Amin Abdul Sattar Osawala 25-10-2019
with Rasha Ibrahim Aba Ali Tola

پانی قدرت کا انمول تحفہ

سوچیں پانی نہ ہو تو جینا محال ہو جائے

☆ جانور، پرندے، نباتات کچھ باقی نہ رہے

☆ کھیتیاں سوکھ جائیں کھلیاں اجڑ جائیں

☆ درخت پھل دینا اور پودے پھول مہکانا بند کر دیں

☆ پانی زندگی ہے ☆ زندگی کو اہم جانیے

☆ اس عظیم نعمت کی قدر کیجیے ☆ پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنایئے

Scanned by CamScanner

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم دسمبر 2019ء --- 31 دسمبر 2019ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدر، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	یکم دسمبر 2019ء	عبدالمطلب صالح محمد حاجی طیب سلاٹ	72 سال
-2	یکم دسمبر 2019ء	کلثوم محمد صدیق پاڈیڈی والا زوجہ محمد سلیم ابا طیب جاگڑا	62 سال
-3	3 دسمبر 2019ء	عابدہ حاجیانی رحمت جلناوالا	63 سال
-4	3 دسمبر 2019ء	انیسہ بیگم حاجی عمرانی زوجہ عبدالواحد بالاگام والا	59 سال
-5	4 دسمبر 2019ء	رباب عبدالرزاق سرمہ والا زوجہ عبدالعزیز سورٹھیا	42 سال
-6	5 دسمبر 2019ء	یوسف نور محمد فانسیا	72 سال
-7	5 دسمبر 2019ء	کلثوم عبدالستار کریم کاپا زوجہ موسٰی کوڈ والا	70 سال
-8	5 دسمبر 2019ء	زبیدہ ابا عمر ناویڈیا	85 سال
-9	7 دسمبر 2019ء	نور بائی عبدالکریم بیجوڈا زوجہ رحمت اللہ	85 سال
-10	7 دسمبر 2019ء	زلیخا عبدالکریم نی بیوہ عبدالشکور آکھا والا	90 سال
-11	7 دسمبر 2019ء	حاجیانی رابعہ رحمت اللہ جاکا زوجہ ایوب نور محمد آموڑی	90 سال
-12	7 دسمبر 2019ء	زہرہ بائی محمد حسین نور محمد اوڈیا زوجہ عبداللطیف قاسم موسانی	70 سال

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
13-	8 دسمبر 2019ء	امینہ بائی ولی محمد گنی زوجہ پیر محمد عمر خیدانہ والا	80 سال
14-	8 دسمبر 2019ء	محمد سلیم ہاشم سورتی	60 سال
15-	8 دسمبر 2019ء	زیب النساء علی محمد کسباتی	75 سال
16-	9 دسمبر 2019ء	محمد مدثر وقار محمد صدیق جانگڑا	42 سال
17-	9 دسمبر 2019ء	زیتون بائی محمد یوسف بکسرا زوجہ محمد ادریس پوپٹ پوترا	60 سال
18-	9 دسمبر 2019ء	محمد علی غنی ہاشم جانگڑا	94 سال
19-	14 دسمبر 2019ء	عارف عثمان مختی	65 سال
20-	14 دسمبر 2019ء	محمد انور عبداللطیف مدراس والا	66 سال
21-	15 دسمبر 2019ء	رخسانہ جان محمد مانڈویا زوجہ محمد فاروق حاجی عبدالستار گلا	64 سال
22-	16 دسمبر 2019ء	یونس حاجی محمد میراج والا	73 سال
23-	16 دسمبر 2019ء	محمد اقبال حاجی محمد بینگلور والا	72 سال
24-	16 دسمبر 2019ء	یاسمین بائی اسماعیل آدم موتی زوجہ عبدالغفار اگربتی والا	60 سال
25-	18 دسمبر 2019ء	غلام حسین عبدالکریم کالیا	74 سال
26-	19 دسمبر 2019ء	روبینہ حسین بالاگام والا زوجہ عبدالحسیب لدھا	53 سال
27-	21 دسمبر 2019ء	جعفری بائی اسماعیل پھول والا زوجہ عبدالستار پدھا	68 سال
28-	21 دسمبر 2019ء	محمد صدیق عبدالرحمٰن کوکلا نا والا	75 سال
29-	22 دسمبر 2019ء	عبدالکریم طیب اوسا والا	80 سال
30-	22 دسمبر 2019ء	امینہ اسماعیل دادا مون زوجہ اباعلی حاجی کریم بالاگام والا	85 سال
31-	25 دسمبر 2019ء	امینہ بائی عثمان کوڑیا زوجہ عبدالستار مانودراوالا	85 سال
32-	25 دسمبر 2019ء	محمد صدیق عبدالستار بلوانی	75 سال
33-	27 دسمبر 2019ء	یاسمین عبدالستار پوپٹ پوترا زوجہ محمد سہیل ایدھی	50 سال
34-	28 دسمبر 2019ء	حاجیانی حوابائی عبدالکریم ویکری والا زوجہ محمد سلیمان آدم مانودراوالا	90 سال
35-	28 دسمبر 2019ء	ممتاز بانو حاجی محمد موتی زوجہ ہارون کھاتانی	74 سال
36-	28 دسمبر 2019ء	سلمیٰ الانہ اڈوانی زوجہ محمد یعقوب حبیب عثمان مانڈوا	55 سال
37-	29 دسمبر 2019ء	محمد یونس رحمت اللہ ناگڑ اوالا	67 سال
38-	31 دسمبر 2019ء	امان اللہ سلیمان کھاتانی	73 سال

Scanned by CamScanner

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
کمپیوٹرائزڈ کارڈ
کے سلسلے میں ضروری ھدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی/چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

Scanned by CamScanner

S.No.	Date	Name	Age
15	08-12-2019	Zaibun Nisa Ali Muhammad Kasbati	75 years
16	09-12-2019	Muhammad Mudassir Waqar Muhammad Siddiq Jangda	42 years
17	09-12-2019	Zaitoon Bai Muhammad Yousuf Bagasra Muhammad Idrees Popatpotra	60 years
18	09-12-2019	Haji Ali Ghani Hashim Jangda	94 years
19	14-12-2019	Arif Usman Mahenti	65 years
20	14-12-2019	Muhammad Anwar Abdul Latif Madraswala	66 years
21	15-12-2019	Rukhsana Jan Muhammad Mandvia w/o. Muhammad Farooq Haji Abdul Sattar Galla	64 years
22	16-12-2019	Younus Haji Muhammad Mirachwala	73 years
23	16-12-2019	Muhammad Iqbal Haji Muhammad Banglorewala	72 years
24	16-12-2019	Yasmin Bai Ismail Adam Moti w/o. Abdul Ghaffar Agarbatiwala	60 years
25	18-12-2019	Ghulam Hussain Abdul Karim Kaliya	74 years
26	19-12-2019	Rubina Hussain Balagamwala w/o. Abdul Haseeb Ladha	53 years
27	21-12-2019	Jafri Bai Ismail Phoolwala w/o. Abdul Sattar Piddah	68 years
28	21-12-2019	Muhammad Siddiq Abdul Rehman Koylanawala	75 years
29	22-12-2019	Abdul Karim Tayyab Osawala	80 years
30	22-12-2019	Amina Ismail Dada Moon w/o. Aba Ali Haji Karim Balagamwala	85 years
31	25-12-2019	Amina Bai Usman Kudiya w/o. Abdul Sattar Manodrawala	85 years
32	25-12-2019	Muhammad Siddiq Abdul Sattar Bilwani	75 years
33	27-12-2019	Yasmin Abdul Sattar Popatpotra w/o. Muhammad Sohail Adhi	50 years
34	28-12-2019	Hajiani Hawabai Abdul Karim Vwkriwala w/o. Muhammad Suleman Adam Manodrawala	90 years
35	28-12-2019	Mumtaz Bano Haji Muhammad Moti w/o. Haroon Kharani	74 years
36	28-12-2019	Salma Allana Advani w/o. Muhammad Yaqoob Habib Usman Madhva	55 years
37	29-12-2019	Muhammad Younus Rehmatullah Nakrawala	67 years
38	31-12-2019	Amanullah Suleman Khanani	73 years

Scanned by CamScanner

1st December to 31st December 2019

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-12-2019	Abdul Mutlib Saleh Muhammad Haji Tayyab Silat	72 years
2	01-12-2019	Kulsum Muhammad Siddiq Padidiwala w/o. Muhammad Salim Aba Tayyab Jangda	62 years
3	03-12-2019	Abida Hajiyani Rehmatullah Jalnawala	63 years
4	03-12-2019	Anisa Begum Haji Umer Tee w/o. Abdul Wahid Balagamwala	59 years
5	04-12-2019	Rubab Abdul Razzak Surmawala w/o. Abdul Aziz Sorathia	42 years
6	05-12-2019	Yousuf Noor Muhammad Fansiya	72 years
7	05-12-2019	Kulsum Abdul Sattar Karim Kaya w/o. Moosa Kodvavwala	70 years
8	05-12-2019	Zubaida Aba Umer Navadia	85 years
9	07-12-2019	Noor Bai Abdul Karim Bijuda w/o. Rehmatullah	85 years
10	07-12-2019	Zulekha Abdul Karim Nini widow of Abdul Shakoor Akhawala	90 years
11	07-12-2019	Hajiyani Rabia Rehmatullah Jaka w/o. Ayub Noor Muhammad Amudi	90 years
12	07-12-2019	Zohra Bai Muhammad Hussain Noor Muhammad Avedia w/o. Abdul Latif Kasam Moosani	70 years
13	08-12-2019	Amina Bai Wali Muhammad Sakhi w/o. Pir Muhammad Umer Khamidanawala	80 years
14	08-12-2019	Muhammad Salim Hashim Surti	60 years

Scanned by CamScanner

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

DECEMBER 2019

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Ammar Hussain Zahid Hussain Ghulam Hussain Papan with Sakina Muhammad Hanif Abdul Habib Polani	07-12-2019
2	☆......Saad Muhammad Qadeer Muhammad Usman Kasmani with Ayesha Muhammad Yousuf Abdul Latif Gazipura	14-12-2019
3	☆......Muhammad Junaid Abdul Wahab Muhammad Umer Kunda with Wajiha Imran Umer Moosani	24-12-2019

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

فوری موبائل پیغام رسانی (SMS) کی سہولت

بانٹوا میمن جماعت کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت باخبر رہنے کے لیے توجہ فرمایئے!!

بانٹوا میمن جماعت کے تمام Events کی اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل میں

Write Message میں جاکر ٹائپ کریں

FOLLOW BMJNEWS اور بھیج دیجئے 40404 پر

تعاون کے طلب گار

کنوینر آئی ٹی کمیٹی

فون: 32728397 - 32768214

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

Scanned by CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
35	☆......Subhan Abdul Karim Muhammad Qasim Jangda with Zainab Muhammad Farooq, Abdul Latif Samegawala	27-12-2019
36	☆......Imran Noor-ul-ain Haji Abdul Latif Kalmesarwala with Sahar Muhammad Imran Abdul Karim Moosani	27-12-2019
37	☆......Abdul Moiz Muhammad Jawed Abdul Razzak Jangda with Fatima Altaf M. Yousuf Piddah	27-12-2019
38	☆......Muhammad Bilal Muhammad Ashraf Aba Haroon Rawda with Rukaiya Muhammad Farooq Muhammad Essa Moon	27-12-2019
39	☆......Muhammad Ali Muhammad Saleem Rehmatullah Khanani with Javeria Muhammad Shehzad Muhammad Qasim Khanani	27-12-2019
40	☆......Hasnain Muhammad Ashraf Wali Muhammad Jangda with Iqra Muhammad Sultan Muhammad Suleman Adhi	27-12-2019
41	☆......Saqib Muhammad Hanif Ismail Adhi with Hafsa Altaf Ismail Adhi	27-12-2019
42	☆......Abdul Ghani Muhammad Amin Aba Ali Kabla with Manahil Muhammad Jawed A. Aziz Halari	27-12-2019
43	☆......Nabeel M. Ziker M. Suleman Moosani with Hiba Muhammad Munir Abdul Razzak Adhi	28-12-2019
44	☆......Muhammad Irfan Muhammad Shoukat Abdul Habib Ghancha with Bisma Muhammad Anwer Noor Muhammad Bhesania	28-12-2019
45	☆......Amish Haji Taufiq Haji Jan Muhammad Nara with Iqra Zikar Ahmed Ahmed Advani	28-12-2019
46	☆......Muhammad Ali Muhammad Asif Abdul Aziz Bhuri with Tunajina Muhammad Yaseen Abdul Majeed Wariwala	29-12-2019
47	☆......Adeel Ghulam Hussain Abdul Razzaq Halari with Rabia Altaf Suleman Kapadia	29-12-2019
48	☆......Bilal Abdul Aziz Sharif Chautawala with Iqra Abdul Razzak Muhammad Ismail Halariwala	29-12-2019

Scanned by CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
22	☆......Hassan Raza Muhammad Ismail Muhammad Suleman Moosani with Rafia Abdul Ghaffar Muhammad Hassan Arbian	21-12-2019
23	☆......Osama Yousuf Abdul Razzak Jhandia with Huda Muhammad Sabir Aba Tayyab Gadagwala	22-12-2019
24	☆......Sarmad Sikandar Muhammad Hussain Varind with Fatima Zakaria Jan Muhammad Gogita	22-12-2019
25	☆......Muhammad Talha Zubair Muhammad Umer Surmawala with Neha Adnan Khan Anwar Khan	22-12-2019
26	☆......Muzammil Younus Siddiq Khadili with Aisha Asif Muhammad Qasim Khanani	22-12-2019
27	☆......Alyan Muhammad Saleem Abdul Aziz Jangda with Khulood Abdul Jabbar Muhammad Ayub Kalia	24-12-2019
28	☆......Osama Muhammad Iqbal Muhammad Ismail Adhi with Aqsa Muhammad Zahid Ghulam Hussain Silat	25-12-2019
29	☆......Muhammad Muzaffar Muhammad Asif Abdul Aziz Giri with Sobia Muhammad Riaz Abdullah Khanani	25-12-2019
30	☆......Faisal Muhammad Jawed Abdul Aziz Advani with Ayesha Mehmood Abdul Qayum Mughal	25-12-2019
31	☆......Muhammad Ahmed Raza Muhammad Ali Muhammad Ibrahim Jangda with Arbina Ghulam Hussain Abdullah Bidu	25-12-2019
32	☆......Saad Altaf Jan Muhammad Khanani with Aisha Muhammad Yousuf Qasim Advani	26-12-2019
33	☆......Ahmed Yaqoob Abdul Sattar Ghazipura with Unsa Sheikh Karim Ahmed Sheikh Zahoor Ahmed Syed	26-12-2019
34	☆......Owais Raza Muhammad Ibrahim Muhammad Suleman Moosani with Sadia Muhammad Ismail Muhammad Suleman Moosani	27-12-2019

Scanned by CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Muhammad Asif Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Bharamchari with Aisha Muhammad Hafiz Muhammad Ismail Noor Suner	13-12-2019
11	☆......Ilyas Muhammad Qasim Ali Muhammad Vakriwala with Manahil Altaf Hussain Haji Ismail Mendha	13-12-2019
12	☆......Muhammad Arsalan Muhammad Ashfaq Abdul Aziz Kotriwala with Shifa Muhammad Jawed Ahmed Abdul Rehman Kutyana	13-12-2019
13	☆......Salman Muhammad Rafiq Abdul Sattar Khanani with Shafaq Muhammad Jawed Abdul Shakoor Sorya	13-12-2019
14	☆......Hamza Muhammad Ashraf Siddiq Bhatda with Maham Faisal Abdul Razzak Mahenti	13-12-2019
15	☆......Muhammad Mubashir Muhammad Zubair Abdul Sattar Mota with Umama Muhammad Anis Abdul Aziz Bakhai	14-12-2019
16	☆......Munammad Suleman Muhammad Umar Ali Muhammad Advani with Filaz Gul Ahmed Abdul Sattar Nautankia	18-12-2019
17	☆......Muhammad Ahmed Zubair Aba Tayyab Bharamchari with Hiba Ashfaq Ahmed Abdul Razzak Wadalawala	19-12-2019
18	☆......Muhammad Ali Abdul Ghani Rehmatullah Khanani with Maryam Muhammad Hussain Aba Ali Khanani	20-12-2019
19	☆......Saad Iqbal Usman Khanani with Isra Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Bharamchari	20-12-2019
20	☆......Shahzad Abdul Rauf Suleman Dojki with Iqra Muhammad Bashir Abdul Sattar Mesia	20-12-2019
21	☆......Muhammad Bilal Abdul Razzak Haji Rehmatullah Balagamwala with Sarah Muhammad Mateen Abdul Ghani Polani	20-12-2019

Scanned by CamScanner

Wedding

DECEMBER 2019

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Hassan Muhammad Ashraf Suleman Kasbati with Nimra Abdul Razzak Tar Muhammad Badi	06-12-2019
2	☆......Ahsan Abdul Rehman Abdul Sattar Ajakia with Maheen Muhammad Usman Abu Talib Khanani	06-12-2019
3	☆......Basit Ali Najeeb Sharif Jangda with Maryam Muhammad Irfan Gul Muhammad Adhi	06-12-2019
4	☆......Furqan Ghulam Hussain Qasim Ladha with Sara Ghani Abdul Sattar Chatni	07-12-2019
5	☆......Haris Abdul Habib Abdul Razzak Varind with Areesha Muhammad Younus Muhammad Haroon Nakhuda	08-12-2019
6	☆......Muhammad Danish Muhammad Ashraf Muhammad Siddiq Jangda with Tushaba Bano Shabbir Ahmed Abdul Qadir Chand	08-12-2019
7	☆......Muhammad Mustafa Muhammad Saleem Suleman Kodvawala with Tehrim Tanveer Abdul Sattar Nara	08-12-2019
8	☆......Muhammad Rehan Muhammad Hanif Muhammad Siddiq Durvesh with Sakina Muhammad Amin Muhammad Shakoor Phoolwala	09-12-2019
9	☆......Tahseen Saleem Abdul Sattar Kasbati with Aiman Muhammad Hanif Abdul Sattar Jangda	11-12-2019

Scanned by CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
34	☆......Adam Altaf Suleman Moosani with Mehak Muhammad Imran Abdul Aziz Kudiya	26-12-2019
35	☆......Hassan Raza Muhammad Tariq Abdul Karim Khanani with Areeba Muhammad Munaf Muhammad Yousuf Khanani	28-12-2019
36	☆......Arqam Muhammad Hussain Ismail Adhi with Aqsa Imran Jan Muhammad	28-12-2019
37	☆......Muhammad Arsalan Muhammad Shabbir Wali Muhammad Mandvia with Shafaq Naz Jawed Abdul Aziz Dojki	28-12-2019

صفائی نصف ایمان ہے

صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول!!

اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیئے

☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں ☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں

☆ عمارتی سامان اور ملبہ سرعام نہ ڈالیں ☆ راستے میں گندگی اور غلاظت نہ پھیلائیں

جماعت کی خدمت کا جذبہ۔۔ اعتماد کا باہمی رشتہ

Dustbin

Printed at: **Muhammed Ali — City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. **PH : 32438437**
Published by:
Bantva Memon Jamat (Regd.)
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net **Email:donate@bmjr.net**

بانٹوا میمن جماعت
قیام 2 جون 1950

S.NO	NAMES	DATE
22	☆......Muhammad Zain-ul-Abidin Abu Talib Hussain Adam Millwala with Aiman Abdul Qadir Aba Ali Madraswala	17-12-2019
23	☆......Muhammad Wahaj Muhammad Aslam Muhammad Yousuf Bhoori with Firdos Irfan Zakaria Adhi	19-12-2019
24	☆......Zahid Abdul Rauf Habib Bilwani with Husna Abdul Rauf Muhammad Ismail Shiwani	19-12-2019
25	☆......Sahbeh Hussain Muhammad Saleem Rehmatullah Surmawala with Umema Abdul Jabbar Muhammad Ismail Bilwani	19-12-2019
26	☆......Muhammad Sufwan Altaf Haji Hussain Varind with Maryam Muhammad Amin Essa Lath	19-12-2019
27	☆......Waqas Abdul Ghani Haji Usman Kodvavi with Maryam Muhammad Munir Muhammad Siddiq Kesodia	20-12-2019
28	☆......Muhammad Abdullah Muhammad Shahid Muhammad Siddiq Khadiawala with Sundus Muhammad Riaz Muhammad Yousuf Mushtaq	20-12-2019
29	☆......Owais Raza Abdul Rehman Abdul Aziz Mendha with Sehrish Muhammad Irfan Muhammad Arif Jandira	20-12-2019
30	☆......Hunain Haji Arif Haji Abdul Sattar Vekriwala with Sara Haji Muhammad Aslam Abdul Sattar Jangda	21-12-2019
31	☆......Zain-ul-Abdin Muhammad Mushtaq Abdul Sattar Balagamwala with Rabiya Muhammad Ashraf Rehmatullah Navedia	21-12-2019
32	☆......Muhammad Shariq Muhammad Pervez Abdul Sattar Beera with Rabia Muhammad Anwer Ghulam Muhammad Sootherwala	21-12-2019
33	☆......Muhammad Owais Altaf Tar Muhammad Jangda with Shifa Muhammad Altaf Muhammad Haroon Motlia	21-12-2019

Scanned by CamScanner

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Muhammad Adil Muhammad Naveed Abdul Razzak Thaplawala with Shezil Tauseef Abdul Razzak Kasbati	11-12-2019
11	☆......Zaid Abdul Jabbar Muhammad Hussain Bijoda with Zainab Muhammad Saleem Haroon Vagher	12-12-2019
12	☆......Noman Abdullah Muhammad Anwer Abdullah Khanani with Shafaq Muhammad Asif Umar Billa	12-12-2019
13	☆......Noman Altaf Hussain Aba Umer Ankhawala with Urooj Muhammad Waseem Hussain Adhi	12-12-2019
14	☆......Usama Muhammad Ayub Abdul Razzak Moon with Sara Abdul Jabbar Abdul Sattar Adhi	14-12-2019
15	☆......Muhammad Azeem Muhammad Siddiq Muhammad Usman Bhangda with Shifa Muhammad Hani Abdul Aziz Adhi	14-12-2019
16	☆......Muhammad Khurram Muhammad Munir Aba Ali Badi with Ambreen Abdul Qadir Usman Umar Phoolwala	14-12-2019
17	☆......Muhammad Bilal Abdul Razzak Haji Rehmatullah Balagamwala with Sara Muhammad Mateen Abdul Ghani Polani	16-12-2019
18	☆......Adeel Ghulam Hussain Abdul Razzak Halari with Rabia Altaf Suleman Kapadia	16-12-2019
19	☆......Usama Muhammad Rafiq Jan Muhammad Jangda with Rabeel Liaquat Ali Usman Ghani Wadvaanwala	16-12-2019
20	☆......Muhammad Sunain Muhammad Shoaib Jan Muhammad Vageer with Zainab Kashan Haji Abdul Qadir Samla	16-12-2019
21	☆......Muhammad Hassan Muhammad Ali Abdul Sattar Naveria with Sidra Abdul Rasheed Muhammad Dawood Jakwani	17-12-2019

Scanned by CamScanner

Engagement

DECEMBER 2019

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Umair Muhammad Anis Muhammad Siddiq Kapadia with Arooba Muhammad Amir Muhammad Moosa Kotriwala	03-12-2019
2	☆......Abdul Basit Muhammad Ahsan Muhammad Amin Bhori with Areeba Muhammad Tariq Abdul Aziz Kesodia	04-12-2019
3	☆......Muhammad Amir Muhammad Younus Rehmatullah Dojki with Rukhsar Muhammad Amin Abdul Ghaffar Patel	06-12-2019
4	☆......Muhammad Mohsin Muhammad Hanif Ayub Ghazi with Saba Haji Saleem Muhammad Umar	07-12-2019
5	☆......Muhammad Khizar Abdul Jabbar Haji Abdul Sattar Dandia with Zulekha Amanullah Muhammad Younus Andha	07-12-2019
6	☆......Muhammad Shayan Muhammad Altaf Muhammad Younus Rawda with Sumaiya Altaf Hussain Muhammad Ahmed Khanani	07-12-2019
7	☆......Faizan Ahmed Muhammad Irfan Abdul Sattar Advani with Humna Muhammad Bashir Abdul Sattar Hamdan	10-12-2019
8	☆......Muhammad Waqas Junaid Abdul Aziz Dada with Iqra Muhammad Rizwan M. Siddiq Dandia	11-12-2019
9	☆......Ali Muhammad Habib Abdul Ghani Bhoot with Anum Amna Abdul Rashid Abdul Sattar Rangorwala	11-12-2019

Scanned by CamScanner

જે શહેર ઉપર રોશનીઓનું રાજ હતું ત્યાં હવે મોતનો પડછાયો છે તેના લતાઓ અને માર્ગો આપસમાં એકબીજાને મૃત્યુના ધડાકાઓ છે અને બરબાદીથી ભેટો અર્પણ કરી રહ્યા છે, લોકોની ખુશહાલીને તબાહ કરવામાં આવી રહી છે. યાદ રાખો બરબાદી નોતરવાવાળા કોઈ બીજા દેશના દુશ્મનો નથી આપણી જે આબાદીમાંથી જન્મીને યુવાન થયેલા આપણા જ ફરઝંદો છે. પોતાની બનાવેલી ટોળ કીઓના અહીયા અને પોતાના કબીલાઓના રખેવાડો છે. ચાલો ચેન અને સુખનો શ્વાસ લઈએ કે હમણાં સુધી નાના બાળકો મોટા થયા નથી પણ શક્તિના ભયંકર ફીત્નાઓના કારણે કુમળાઈ ગયા છે. સલામતી થાય કે કોમના યુવાનો એકબીજાના ખૂનના તરસીયા થઈ ગયા છે અને પોતે પણ આ ખૂની ખેલમાં ખપી રહ્યા છે, તમારી ઉંમર ભલે મોટી થાય પણ તમને જાગૃત કયાં થવું છે ત મને તો નામ પણ રાખવાની જરૂરત નથી કારણ કે તમને તમારૂં નામ કયાં રોશન કરવાની જરૂરત છે. આબાદીઓ અને મહોલ્લાઓને આબાદ રાખવું છે તો દુઆ કરવી રહી કે બાળક જન્મ સાથે જ વૃદ્ધ થઈ જાય કારણ કે આબાદીઓને પોતાના બચ્ચાઓની જવાન કફ રાશ આવવાની હતી.

'માણસના જીવનમાં'

* જે ભયભીત બને છે ડુબવાના ભયથી થરથરે છે કે કદી તેરીને સામે કિનારે પહોંચી શકતો નથી. !
* સાગર જ્યારે તદ્દન શાંત હોય છે, ત્યારે નાવિકમાં કેટલી શક્તિ છે એનો તાગ મળતો નથી પરંતુ જ્યારે સાગરમાં તોફાન આવે છે પ્રચંડ મોજાઓ ઉછળતા હોય છે અને જહાજ ડામાડોળ થઈ ગયું હોય ત્યારે જહાજને કેટલું સ્થિર રાખી શકે છે ત્યારે જ એનામાં રહેલી શક્તિનું મુલ્ય અંકાય છે.
* માણસના જીવનમાં સંકટ આવે છે, ત્યારે જ એની શક્તિઓ પાંગરતી હોય છે.
* માણસ જ્યારે વિકટ પરિસ્થિતિઓમાંથી પસાર થાય છે, જીવન જીવવા માટે જ્યારે કઠોર સંઘર્ષ કરવો પડે છે, જ્યારે એને બહારની સહાય નથી મળતી ત્યારે જ જીવન-નિર્વાહ માટે એને સંઘર્ષ કરવો પડે છે, ને આ સમય એનામાં જે વિરાટતા છે, શક્તિ છે એ એને ખપ લાગે છે.
* જીવનની આવશ્ય- કતાઓ જ (જરૂરીયાતો) માનવ વિકાસનું કારણ છે.
* આ જગતની સર્વ સભ્યતાઓ અને સંસ્કૃતિનો આધાર જ મહેનત અને સંઘર્ષ છે.

ઠ જેને જીવનમાં પ્રારંભમાં 'અસંભવ' કાર્યો લાગેલા, એ જ કાર્યો એને પુરૂષાર્થને સફળતા પછી સહજ લાગતા હોય છે.

* જ્યારે માનવના જીવનમાં મુશ્કેલીઓ આવે છે, ત્યારે જ એનામાં પોતાની કહી શકાય તેવી શક્તિઓનો આવિર્ભાવ આવે છે : એનામાંથી મૌલિક સુઝ- સમજ પ્રગટે છે એની કહેવાય એવી ચેતનાઓ જાગે છે.

Scanned by CamScanner

સલામતી

લેખક: અ. રઝ્ઝાક હુસેન ધામીયા

અફસોસ સાથે કહેવું પડે છે કે આપણને હવે એકબીજાના દુઃખોથી કાંઇ લેવાદેવા રહ્યા નથી, એમ પણ આપણાથી હવે થવાનું પણ શું હતું ? બધું એમ જ ચાલી રહ્યું છે. આપણી તકલીફોની બીજા શું કામ ચિંતા કરે અને આપણે પણ બીજાના દુઃખોના શું કામ સાથી બનીએ. બધા સગાવાળાઓથી તો આપણી રિશ્તેદારી ખતમ થઇ ગઇ છે. બેવકૂફીના કારણે અને ક્રુરતાથી આપણી સગાનવાઝી અને એકતાના ભાગલાઓ પાડી દેવામાં કોઇ કચાશ બાકી રાખવામાં આવી નથી. આપણે તો હવે ઘણા ભાગલાઓમાં વ્હેંચાઇ ગયા છીએ. બહુ જ બૂરી રીતે આપણો વિભાજન પાડી નાખવામાં આવ્યું છે. એકબીજા તરફ સન્માન સાથે આગળ વધવાવાળા હાથોને ચતુરાઇથી કાપી નાખવામાં આવ્યા છે. ગુસ્સો તો બહુ જ આવે છે એના કારણે ગુંચવણ અને મૂંઝવણ પણ બહુ જ થાય છે.

ચતુર મુત્સદી નેતાઓ તમારા સત્યાનાશ થાય અને થવું પણ જોઇએ, આવા લોકો શ્વાસ પણ લે છે તો દોડવા માટે આનંદ સાથે ફલીફૂલી રહ્યા છે. એક જમાનાથી આપણી પછવાડે હાથ ધોઇને પડેલા છે. હવે તો એવું લાગી રહ્યું છે કે આપણને એકબીજાના ચહેરા પણ યાદ નથી રહ્યા. ચહેરાને મૂકો નામ સુદ્ધાં યાદ નથી આવતા જ્યારે પણ યાદી આવે છે તો ફકત ગાળો ભાંડવા માટે જ યાદી આવે છે. ભલે ગાળો જ આપવી છે તો આપો ભાઇ પણ એકબીજાના નામોને તો યાદ રાખો. થોડોક સંબંધ બાકી તો રહેવા દયો.

આ શહેરમાં આબાદ કબીલાઓની નિસ્બતથી સાફ દેખાઈ આવે છે કે આખી ભીડ નોખનોખા ગ્રહોમાં વસી રહી છે. કોઇ મુસ્તરી ગ્રહમાં બેઠા છે તો કોઇ મંગળ ગ્રહમા તો કોઇએ ભૂત આત્માઓમાં જગ્યા બનાવી રાખી છે. બધાને જબરદસ્તી દુનિયાના ગોળા ના એક ભાગમાં એકઠા કરી દેવામાં આવ્યા છે. બધા લોકો એકબીજાથી નીંદળ ગઇ ગયા છે. લાગે છે કે સૌ એકબીજાથી તંગ આવી ગયા છે.

આવી બિહામણી ખુશી, દુશ્મની, દરેક પળે ખૌફની જિંદગીની વર્ણી શું આપણા નસીબના ખાતામાં આવી છે ? ખૌફમાં સુવું અને ખૌફ સાથે જાગવું. શું ખબર ઘડીકમાં શું થઇ જાય કોઇ અજાણ વહેશીના માથા ઉપર ખૂન સવાર થઇ જાય તે કારણે પોતાની તકલીફોમાં ઘેરાયેલા માસૂમ પગપાળા ચાલવાવાળા રાહગીરો ખૂનમાં લતપત થઇ જાય, કોઇ પણ આવા ઝાલીમોને રોકવા આગળ વધવાની હિંમત દેખાડતો નથી. મેદાન સાફ સપાટ છે. આગળ વધો અને જે સામે મળે તેને ખાક અને ખૂનમાં રંગી નાખવાના કામે લાગી જાવ, ખૂની પણ આપણામાંથી છે અને જેનો ખૂન થાય છે તે પણ આપણો જ ભાઇ છે. લાશો પાડો અને લાશો ઉઠાવો. ઉત્સાહ સાથે ગમ અને રંજ સાથે ઉજવણી મનાવો. ગલીઓ ફરિયાદ અને ફાટકો સુસવાટ કરે છે કે હમણા જ અમારે ત્યાંથી પસાર થનારાઓ હવે તો હદ વટાવી ગયા છે. ઘરથી બધા એમ નીકળે છે જેમ મીયાનમાંથી તલવાર, બારી અને બારણા હંમેશા ખૌફમાંથી બહાર આવતા જ નથી કે હમણા અહીંયાથી ઉઠીને ચાર દીવારીથી બહાર ગયા છે ક્યાંક તેમની લાશો ઉપાડીને લાવવામાં ન આવે. હમણાં તો શાંતિ છે પણ શું ખબર કાલે શું થઇ જાય અફસોસ જે ઘરથી બહાર છે તે ખૂની મોતના પંજામાં છે.

Scanned by CamScanner

હે મિન્જી કોમ જા લીડર !

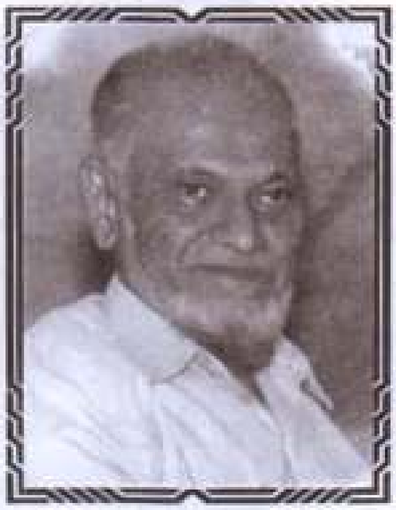

'યાકુબ' કલુડી

આંય જાગો કડે ? અખ ઉઘાડો કડે ?
કોમજા હાલ-બેહાલ નાહરો કડે ?

વાયદેજી બનાયો તા તિલ-સાકરી !
ઈનકે ચોપાયના કોમજી ચાકરી !
આંયજે તનમેં અચનો તપારો કડે ?
આંય ગિનના અમલજો સહારો કડે ?

કોમ મારેતી મથ્થે મેં ભોથા કુલાય ?
ખાયતી કૂરિવાજેં મે ગોથા કુલાય ?
આંય ઝીઝોળી ઈનકે ઉથારો કડે ?
પાન્જી નેતાગીરી કે સુધારો કડે ?

પાક પાણી કરબ્લાય મસલા પુછો !
મોલવી ચોય એતરયું જ કોલું કઠો !
કો મેં સી આંય કઠના બિલાડો કડે ?
અંદરૂની બિગાડો-સુધારો કડે ?

ડેજમેં જિનકે મોટર ને બંગલા ખપન !
પાંકે દામાદ હેરાજ કંગલા મિરન !
હિંયે જે માપે જો અચનો હી આરો કડે ?
ખોટી રસ્મેં જો ઉપડે પથારો કડે ?

પાંસરાટીમેં પછડાટ ખેના વિનું !
કમ જમાતેં જા નાહરીને રૂના વિનું !
શોખ અખબારી ફોટુજો છોડો કડે ?
રબસે ખિદમતજે રિશ્તે કે જોડો કડે ?

પાન્જા લીડર ન 'યાકુબ' હકડા થિયા !
કોમી ખિદમતજા ચોફેર ટુકડા થિયા !
નોખ-નોખા બલફ હાંણે ઠારો કડે ?
ગામજે વાદ જો ટુટનો વાડો કડે ?

આંય જાગો કડે ? અખ ઉઘાડો કડે ?
કોમજા હાલ-બેહાલ નાહરો કડે ?

પાંજી બોલી,
મેમણી બોલી
નાંય ઈન્સે,
મીઠી કોઈ બોલી
ગર્વસે બોલો,
મેમણી બોલો !

Scanned by CamScanner

"ખુદીકો કર બુલંદ ઈતના,
કે હર તકદીરસે પહેલે
ખુદા બંદેસે ખુદ પૂછે,
બતા તેરી રઝા ક્યા હૈ ?"

પણ, આખા જગતના મેમનોએ તેમના મિશનની કદર કે મુલવણી કરી નહી. આપણે તેમને-તથા તેમના મિશનને ભૂલાવી દીધા. તેઓ સાદાઈના એક ઉદાહરણ એક મિસાલ માત્ર હતા. પરંતુ હાશ ! આપણે મેમનોએ તેમના મિશનને તેમના કાર્યને સમજવાનો પ્રયત્ન કર્યો નહીં, આજે આપણે બધા મેમનો આપણા રોજીંદા જીવનમાં સર આદમજીની શિખામણની વિરૂદ્ધ જઈ રહ્યા છીએ. હાલમાં, આપણા મેમન નેતાઓ કે લીડરો ઘણું કરીને અરચનાત્મક 'પ્રદર્શન'ની કાર્યવાહીમાં મશ્ગુલ છે તથા ગેરજરૂરી (એવોર્ડ ડીસ્ટ્રીબ્યુન) ઈનામ વિતરણ અને અનાવયક 'અવિચારી ખર્ચાઓ' ભભકાદાર પંચતારક હોટલોમાં વેડફવામાં ફકત એક 'શો બિઝનેસ' કે દેખાવો કરવામાં વધુ પડતાં વ્યસ્ત છે. આજના મેમન સમાજમાં મેમન નેતાઓ તરફથી યથાયોગ્ય માર્ગદંન અને સર આદમજી હાજી દાઊદ જેવી યોગ્ય લિડરશીપની ઉણપ છે, કમી છે. હંમેશ મુજબ, તેમની મરણ વર્ષીના પ્રસંગે એવું ઇચ્છીએ કે આપણા મેમન નેતાઓ તેમના (સર આદમજી)ના મિશન/કાર્યને વ્યવહારમાં ઉતારશે અને આખા જગતના મેમન સમાજની ભલાઈના કામોમાં તેમના મિશનનું અનુસરણ કરવાનો પ્રયત્ન કરશે અને મેમન સમાજને એક સુશિક્ષિત કોમનું આદર્ઁ ઉદાહરણ બનાવવાનો કાર્યક્રમ આંકશે. અલ્લાહ સુબ્હાનહુ વ તઆલા આ અભિલાષાને એક દિવસ સાચી ઠરાવે. અલ્લાહ પાક આપણને તેની અને તેના પ્યારા નબીની સુન્નતો પર ચાલવાની તૌફીક આપે એવી દુઆ. આમીન.

કવ્મી તરાનું

મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ,
ઝિન્દા કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ,
તાબિન્દા રખશિન્દાબાદ,
મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ

તાજિર સનઅતકાર તરીકે,
કવ્મ નમૂનેદાર તરીકે,
દુન્યામેં તાબિન્દાબાદ,
મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ

'આદમજી' 'દાઊદ' 'બવાની'
હીરે મોતેડેજી કહાની
ઝગમગ ને તાબિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ

મવલાના સવાર તરીકે,
અઝમતજે મીનાર તરીકે,
જગભરમેં રખશિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ

કુતબ મિનારો કાલજો મેમન,
ધ્રુવ જો તારો હાલજો મેમન
મુસ્તકબિલ તાબિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ

દિલકશ હર તસ્વીર અસાંજી
સૂરજ હર 'તન્વીર' અસાંજી
તાબિન્દા પાઈન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિન્દાબાદ

-તન્વીર વાસાવડી

Scanned by CamScanner

સર આદમજી હાજી દાઊદ
એક ભૂલાઈ ગયેલ મેમન નેતા

-કાસીમ અબ્બાસ
(ટોરન્ટો-કેનેડા)

આમ તો દર વર્ષે ૨૭મી જાન્યુઆરી આવીને ચાલી જાય છે. આ વર્ષે સન ૨૦૧૦માં પણ ૨૭મી જાન્યુઆરી આવનાર છે જ, પણ આપણા મેમન સમાજમાંથી થોડાંક જ મેમનો એ વડીલ મેમન નેતા મેમન સમાજના શિક્ષણ-પિતા Father of Educationને યાદ કરે છે. જો કે મેમન સમાજના ઘણાં સભ્યો આખી દુનિયામાં ઠેકઠેકાણે ફેલાયેલાં છે; તેમ છતાં દર વર્ષે તેમની યાદ, તેમનું સ્મરણ કૌમના અમૂક પ્રકાશનો જે કરાચી, પાકિસ્તાન ખાતેથી પ્રકાશિત થાય છે તેમના તરફથી જ તેમની યાદ તાજી કરાય છે.

સર આદમજી હાજી દાઊદે સ્વતઃ કોઈ ઉચ્ચ શિક્ષણની ડિપ્લોમા કે ડિગ્રી હાંસલ કરી નહોતી એટલું જ નહી તેઓ પોતે મેટ્રીકયુલેટ પણ થયા નહોતા. તેમ છતાં, તેઓ માનભેર કહેતા કે તેઓ ભાદર નદીના ગ્રેજયુએટ છે જે જેતપુર નજીક વહેતી હતી. જેતપુર તેમનું જન્મથી પ્રાપ્ત ગામ હતું. આજ સુધી આખી દુનિયાના હજારો મેમનો જેઓ ડિપ્લોમા ડીગ્રી ધરાવે છે અને આધુનિક સોસાયટીમાં, પાકિસ્તાન અને હિન્દુસ્તાનમાં 'મેમન એજયુકેનલ એન્ડ વેલ્ફેર સોસાયટી' દ્વારા શૈક્ષણિક સહાયતા પ્રાપ્ત કરી ઘણાં ઊંચા માન-મરતબા ધરાવે છે તે સર આદમજીનું તેમના નામનું, તેમના મિશનનું અને પ્રયત્નોનું ઉગમ સ્થાન છે.

સર આદમજી હાજી દાઊદે 'મેમન એજયુકેશનલ એન્ડ વેલ્ફેર સોસાયટી'ની સ્થાપના સન ૧૯૩૩માં કલકત્તા ખાતે મેમન કોમના ગરીબ અને ગુણવાન કે સુપાત્ર વિદ્યાર્થીઓને તેમનો અભ્યાસ પૂર્ણ કરવા તથા શિક્ષણ પ્રાપ્ત કરવા માટેની આર્થિક સહાયતા આપવાના માત્ર ઉદ્દેશને લઈને કરી હતી. આજે પાકિસ્તાન અને ભારતના આ સોસાયટીઓ કોમના હજારો ગરીબ અને હાજતમંદ સુપાત્ર કે લાયક મેમન વિદ્યાર્થીઓને છેલ્લા ૭૭ વર્ષોથી કરોડો રૂપિયાની આર્થિક સહાયતા આપી રહી છે.

કલ્પના કરવા યોગ્ય બાબત છે કે બ્રિટીશ સરકાર દ્વારા એક નોન મેટ્રીકયુલર મેમનને 'સર'નો ખિતાબ અર્પણ કરાયો ! આ તો સર આદમજી હાજી દાઊદના પ્રયાસો, પ્રયત્નો, ઉત્સાહ, ઉમંગ, આતુરતા અને ભારે જહેમત હતી જેણે બ્રિટીશ સરકારનું એ સચ્ચાઈ તરફ ધ્યાન આકર્ષ્યું કે આ અશિક્ષિત મેમન જેની અસામાન્ય ગુણવત્તા, વિદ્વતા, હોશિયારી તથા દીર્ઘદ્રષ્ટિ જ આ કદર અને મુલવણી તથા 'સર' જેવા ખિતાબની ઓળખાણ કરાવી અને તેમણે આ 'સર'ના ખિતાબને સાબિત કર્યું. ડો. અલ્લામા ઈકબાલની પંક્તિનુસારઃ

Scanned by CamScanner

કૂરિવાજો અને આપણો સમાજ

લેખકઃ નસીમ ઉસ્માન ઓસાવાલા

એ હકીકત છે કે આપણી બિરાદરીમાં ઘર કરી ગયેલા કૂરિવાજો બદરશ્મોની નાબૂદી માટે જમાત તરફથી હંમેશા પ્રયાસો થતા રહે છે, કારણ કે જમાતના મૂળભૂત હેતુઓ પૈકીનો એક હેતુ સમાજ સુધારણાનો છે.

પાકિસ્તાનમાં જમાતની સ્થાપના પછી અત્યાર સુધી જમાતે અનેકવાર સમાજ સુધારણાના પ્રયાસો કર્યાં છે, અને જમાતીઓની માંગણી, લોકજાગણી અને સમયના પ્રવાહને અનુરૂપ સામાજિક ધારાધોરણમાં અનેકવાર સુધારા-વધારા કરી બદરશ્મો પર અંકુશ મૂકયા છે અને બદરશ્મોની નાબુદી કાજે તેના પોષક તત્વો વિરૂદ્ધ ઝુંબેશ હાથ ધરી જમાતી ધોરણે પગલાં લીધા છે અને દમાંદા રૂપે શિક્ષાઓ કરી છે.

દર વખતે જ્યારે પણ બાંટવા મેમણ જમાતે નવા ધારાધોરણોને અમલમાં લીધા ત્યારે જમાતી ભાઈ-બહેનોનો સાથ-સહકાર મળતો રહ્યો, પરંતુ સમયના વહેવા સાથે કૂરિવાજોના પોષક તત્વોની દોરવણી થકી જમાતી ધારા પ્રત્યે બેદરકારી દાખવવી શરૂ કરાતી રહી અને ધારાધોરણથી બચવા નિતનવી યુક્તિઓ અજમાવાતી રહી.

જમાતે ધારાભંગ રોકવા સગાઈ તપાસ કમિટી, એકશન પેનલ ધારાભંગ કમિટીઓ વિગેરેની રચના કરી, તેમ ધારાભંગના રિપોર્ટ નોંધાવવા જમાતી ભાઈ-બહેનોને અનેકવાર અપીલો કરી એટલું જ નહીં પણ ધારાભંગના રિપોર્ટ નાખવા જમાત દફતરે અને જમાતખાના પર પેટીઓ રાખી, પરંતુ કહેવા દો કે આ કૌમી ફર્ઝ બહુજ જુજ ભાઈ-બહેનોએ અદા કરી.

હકીકત એ છે કે સમાજ સુધારણા માત્ર વાતો, તકરીરો, ટીકાઓ કે ટીકાત્મક પત્રિકાઓ દ્વારા થઈ શકતી નથી એ માટે કૌમી ફર્ઝની અદાયગી અને સાથોસાથ અમલની બેહદ આવશ્યકતા હોય છે. જમાતના પ્રયાસો જમાતીઓના સહકાર વગર કામ્યાબ થશે એ સમજવું એ ભૂલભરેલું છે. સામાજીક ઈસ્લાહ હર કોઈ પોતાના આંગણેથી કરે. જમાત તરફથી થતા પ્રયાસોમાં સાથ-સહકાર આપે. ધારાભંગ રોકવા માટે જદ્દોજેહદ કરે તોજ જમાતને સફળતા પ્રાપ્ત થવા પામે અને સમાજ બદરશ્મોથી પાક થઈ શકે.

જમાત સામાજીક સુધારણા માટે જે કંઈ પ્રયાસો કરે છે તેમાં જમાતી ભાઈ-બહેનોનો સંપૂર્ણ સાથ, અમલી સહકાર જરૂરી છે, આ સર્વે હકીકતની રોશનીમાં આ સળગતા પ્રશ્નોની ચર્ચા કરવા અને કૂરિવાજોની નાબુદી માટે બાંટવા મેમણ જમાત તરફથી જમાતી ભાઈઓ અને બહેનોની જાહેર સંયુકત સભા યોજવાની આવશ્યકતા છે.

* * * * *

Scanned by CamScanner

ગુલેસ્તાન-એ-સાઅદી

સખાવત એબોને ઢાંકે છે

સાઅદી સાહેબે એમની ગુલીસ્તાનમાં ઘણાં નીતિવચનો કહ્યાં છે. સૈકડો વર્ષો બાદ પણ એમાં એ જ તાજાં ગુલાબની ખુશ્બૂ છે.

આપણી દુનિયા 'ડાયનેમિક' છે - ઉછળતી કૂદતી અને હર ઘડીએ બદલાતી છે. છતાં અમૂક મૂલ્યો છેલ્લાં હજારો વર્ષથી ચાલ્યા આવે છે અને કયામતના દિવસ સુધી બદલાવાના નથી. પાપો, ભ્રષ્ટાચાર, તંટાફિસાદથી છલકાતી આપણી દુનિયા હજી ટકી રહી છે આવાં મૂલ્યોથી.

સાઅદી સાહેબના નીતિવચનોની મઝા લઈએ, સમજીએ અને જીવનમાં ઉતારીએ.

એવા વિદ્વાન બખીલને કોઈ ઓળખતું નથી કે જેની એબ કાઢવાની (નિંદા કરવાની) કોઈ કોશિશ ન કરતું હોય અને અગર એક સખી ઈન્સાન બસો ગુનાહ ધરાવતો હશે તો પણ તેની સખાવત એની એબોને ઢાંકી રાખે છે.

એક ફિલસૂફને પૂછવામાં આવ્યું કે, 'ખુદાતઆલાએ આટલાં બધાં ઝાડો બનાવ્યાં અને એ બધાંને ફળો આપતાં કર્યા છે. આમ છતાં ફકત સરોવરના ઝાડ સિવાય બીજાં કોઈને 'આઝાદ' કોઈ કહેતું નથી. આ વાતમાં શું ભેદ છે ?'

ફિલસૂફે કહ્યું, 'દરેક ઝાડ એના નિમેલા સમયે ફળ આપે છે. ફળની હસ્તીથી ઝાડો તાજાં હોય અને ફળની ગેરહાજરીથી એ સુકાઈ ગએલાં હોય. પણ સરોવરના ઝાડને આવું થતું નથી. એ આખું વર્ષ રહે છે. આઝાદો (યાને દુનિયાની જંજાળમાંથી મુક્ત એવા પાક લોકો)ના પણ આજ લક્ષણ છે.

જે પસાર થઈ જવાનું છે એની ઉપર તારું દિલ ના લગાડ કારણ કે દેજલે નદી ખલીફા પછી પણ બગદાદમાં લાંબા કાળ સુધી વહેતી રહેવાની છે. અગર જો તારા હાથથી છૂટતું હોય તો તું ખજૂરના ઝાડની જેમ સખી થા અને અગર તારા હાથથી છૂટતું ન હોય તો સરોવરના ઝાડ જેમ આઝાદ થા.

પોતાની ફરજપરસ્તીમાંથી ચૂકનારા કાઝીઓ ઉપરની એમની ચીડ શેખ સાઅદીએ એમની રચનાઓમાં આબાદ બતાવી છે.

ગુલીસ્તાનમાં ફરમાવે છે :

સઘળા ઈન્સાનોના દાંત ખટાશથી બુઠ્ઠા થાય છે પણ કાઝીઓના તો મિઠાશથી.

કાઝી, કે જે રૂશ્વત માટે પાંચ કાકડી ખાશે તે તારે માટે તરબૂચના સો ખેતર સાબિત કરી આપશે.

પાદશાહોને નસીહત કહેવી એ એવા ઈન્સાનથી જ બની શકે જે પોતાનું માથું ખોવાનો ડર અને પૈસાની ઉમ્મીદ રાખતો નથી.

અલ્લાહને પીછાનનારાના પગ પાસે તું સોનાની થેલી મૂક અથવા એની ડોક ઉપર હિન્દી તલવાર મૂક. એને નથી કોઈ ઉમેદ કે નથી કોઈ ધાસ્તી. એક જ અલ્લાહ ઉપરના યકીનનો આજ પાયો છે.

દુનિયાની સફરમાં ઘણા ઈન્સાનો એમની કશ્તીનું સુકાન પોતાના હાથમાં રાખતા નથી અને જ્યાં જવું છે, જવું જોઈએ ત્યાં પહોંચતા નથી.

આ વાત એમની અનોખી અદામાં શેખ સાઅદીએ એકજ વાક્યમાં કહી નાખી છે :

મેદાન કરતાં ચરવાની જગ્યા હજાર ગણી ખુશ હોય છે પણ ઘોડો પોતાના હાથમાં લગામ ધરાવતો નથી.

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Urdu-Gujrati Monthly

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

January 2020 Jumada-al-Awal 1441 Hijri - Year 65 - Issue 01 - Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

ખાલિદ કુમિયાણી (મર્હુમ)

યા અલ્લાહ

દિલથી દિલને મિલાવ યા અલ્લાહ
સ્વચ્છ દિલને બનાવ યા અલ્લાહ

દિલથી નફરતને દૂર કર સૌનાં,
ભાઈભાઈ બનાવ યા અલ્લાહ

વેર ઈર્ષાને દ્વેષ બદલે હો
અમ દિલે પ્રેમભાવ યા અલ્લાહ

દિલને હો નિત્ય ઝંખના તારી,
એવી લગની લગાવ યા અલ્લાહ

આત્મસંતોષ કર અતા સૌને,
લાલસાથી બચાવ યા અલ્લાહ

જ્ઞાન જ્યોતિથી પ્રેમ હો અમને,
ધૂન એવી જગાવ યા અલ્લાહ

રાહથી તારા વેગળા છીએ,
રાહ તારો બતાવ યા અલ્લાહ

ના'ત શરીફ

આદમ સુમરો (મર્હુમ)

અગર સીરતે મુસ્તુફા યાદ રે'શે
તો સુખ-દુ:ખ ઉભયમાં યાદ રે'શે

ઉષા યાદ રે'શે નિશા યાદ રે'શે
મદીનાની મનહર ફિઝા યાદ રે'શે

દયા યાદ રે'શે દુઆ યાદ રે'શે
સદા ખુલ્કે ખયરૂલ વરા યાદ રે'શે

કર્યું હકનું ચિંતન હુઝૂરે જ્યાં વર્ષો
જગતને એ ગારે હિરા યાદ રે'શે

નમી કુફ્ર સામે ન શાહે નબી પર
એ અણનમ બિલાલી વફા યાદ રે'શે

ન રે'શે અમારી શફાઅતમાં શંકા
જો કોલે શફીઉલ વરા યાદ રે'શે

જો રે'શે કશું હશ્રમાં યાદ રબ વિણ
તો કેવળ રસૂલે ખુદા રે'શે

અકીદત સભર તેં કરી છે જે 'આદમ'
એ નુરૂલ હુદાની સના યાદ રે'શે

Scanned by CamScanner